

## سرکاری رپورٹ (مباحثات)

## سوہاں اجلاس

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 10 اکتوبر 2019ء بروز جمعرات بمقابلہ 10 صفر المظفر 1441 ھجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	رخصت کی درخواستیں۔	25
3	تحریک الٹا نمبر 2 میجانب: جناب نصراللہ خان زیرے، رکن اسمبلی۔	28
4	قرارداد نمبر 43 میجانب: حاجی محمد نواز کاکڑ، رکن اسمبلی۔	28
5	قرارداد نمبر 53 میجانب: جناب نصراللہ خان زیرے، رکن اسمبلی۔	31
6	مشترکہ قرارداد نمبر 6 میجانب: محترمہ شکلیلہ نوید قاضی اور زینت شاہوانی صاحب، ارکین اسمبلی۔	مشترکہ قرارداد نمبر 4
7	ایوان کی کارروائی۔	38
		46

## ایوان کے عہدیدار

اپنیکر میر عبدالقدوس بزنجو  
ڈپٹی اپنیکر سردار بابرخان موسیٰ خیل

## ایوان کے افسران



## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 10 اکتوبر 2019ء بروز جمعرات بھطابن 10 صفر المظفر 1441 ہجری، بوقت سہ پہر 03 بجھر 55 منٹ پر زیر صدارت میر عبدالقدوس بن جنوب اپسیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اپسیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ط وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبُكُمْ بِهِ  
اللَّهُ ط فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَعِذُّ بُمَنْ يَشَاءُ ط وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٤﴾ أَمَنَ الرَّسُولُ بِمَا  
أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ط كُلُّ أَمَنَ بِاللَّهِ وَمَلِئَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ قَفْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ  
أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ قَفْ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا رَغْفَرَانِكَ رَبَّنَا وَالِّيَكَ الْمَصِيرُ ﴿٥﴾

﴿پارہ نمبر ۳ سورہ البقرہ آیات نمبر ۲۸۳ اور ۲۸۵﴾

ترجمہ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ اللہ ہی کا ہے جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اگر ظاہر کرو گے اپنے جی کی بات یا چھپاؤ گے اس کو حساب لے گا اس کا تم سے اللہ پاک، پھر بخشے گا جس کو چاہے اور عذاب کرے گا جس کو چاہے اور اللہ پاک ہر چیز پر قادر ہے۔ مان لیا رسول ﷺ نے جو کچھ اُڑا اُس پر اُس کے رب کی طرف سے اور ان مسلمانوں نے بھی سب نے مانا اللہ کو اور اُس کے فرشتوں کو اور اُس کی کتابوں کو اور اُس کے رسولوں کو کہتے ہیں کہ ہم جدا نہیں کرتے کسی کو اُس کے پیغمبروں میں سے اور کہہ اُٹھے کہ ہم نے سنا اور قبول کیا تیری بخشش چاہتے ہیں اے ہمارے رب اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيْمُ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جزاک اللہ

جناب نصر اللہ خان زیریے: جناب اسپیکر! اگر آپ کی اجازت ہو آج یہ دو دن پہلے دُکی میں ایک واقعہ پیش آیا جس کا میں نے یہاں دو دن فلور پر کہا کہ وہاں ایک اسٹینٹ کمشنر خود جا کر جہاں تاجر ہڑتال پر تھے، ان کے پاس گئے وہاں انہوں نے فائزگ کی جو سب کچھ واٹر ہوا سوشن میڈیا پر۔ جناب وزیر داخلہ صاحب! نے یہاں فلور پر promise کیا کہ اس اسٹینٹ کمشنر کے خلاف کارروائی ہو گی۔ لیکن یہ بہت ہی افسوس ناک امر ہے کہ آج دُکان داروں کے خلاف جواحتجاج پر تھے ان کے خلاف FIR چاک کیا گیا ہے۔ جناب اسپیکر! ریاست ماں باپ کا درجہ رکھتا ہے اور اس constitution کی ہم پابند ہیں اس constitution کے تحت ہم اس ملک کے شہری ہیں۔ اس آئینے نے ہمیں شہریوں کو تحریر و تقریر کی آزادی کا پورا پورا حق دیا ہے۔ لیکن آج جو violation ہو رہی ہے انسانی حقوق کی violation ہوئی تو ہم اس حکومت سے کیا تو قریب میں جواب نہیں ہی شہریوں کے خلاف FIR چاک کی ہے اپنے ایک آفیسر کو بچانے کے لیے۔ جناب اسپیکر! آپ Custodian ہیں، آپ رونگ پاس کریں جو بھی طریقہ ہو وزیر داخلہ صاحب تشریف فرمائے ہوں نے فلور پر وعدہ کیا کہ کیوں اس طرح ہوا شہریوں کے خلاف کیوں FIR درج ہوئی۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آپ تشریف رکھیں، میں وزیر صاحب سے پوچھوں گا۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر! یہ کوئی چھپی ہوئی بات نہیں ہے ضلع دُکی ایک چھوٹا سا ضلع ہے اور جلوگ احتجاج کر رہے تھے وہ بڑے پرامن طریقے سے ایک جگہ پر ایک روڈ کے center میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ وہ video clip دیکھیں یہ شخص اسٹینٹ کمشنر مہران بلوچ کس طریقے کس style سے آرہا ہے۔ اور آپ وہ video clip زرا غور سے دیکھیں جو اس کے ساتھ گن میں ہیں اس کو پہلے سے ہی یہ ہدایات دی گئی تھی کہ میں یہاں یہ کرنے والا ہوں۔ اور آپ نے ہوئی فائزگ کرنی ہے تو یہ جیسے ہجوم میں گیا اس نے تھپٹر گایا ساتھ ہی وہ حالانکہ کلاشکوٹ کو لوڈ کرنا اور فائزگ کرنا، یہ کم سے کم تین سے چار سینٹر درکار ہیں اس کے لیے۔ لیکن آپ وہ اس video clip میں دیکھے یعنی وقت سے پہلے یہ ترتیب بنائی ہوئی تھی کہ ہم نے اس طرح جانا ہے میں نے ایسے اس کو تھپٹر مارنا ہے جو بھی شخص وہاں موجود تھا۔ اور آپ نے ایسی فائزگ کرنی ہے۔ اگر خدا انخواست اگر ان عوام کے پاس کوئی مسلح افراد ہوتے یا ان کے پاس کوئی پسقول ہوتا یا کوئی اسلحہ ہوتا وہ اس پر فائز ہوتا کسی کی جان جاتی اتنے بڑے نقصان کا پھر کون ذمہ دار ہوتا۔ اس کے بعد نصر اللہ زیرے بھائی نے point out کیا، ہوم فنڈر صاحب نے کہا کہ جی میں نے فون کیا ہے میرا رابطہ ہوا ہے۔ میں نے ان سے تفصیل مانگی ہے۔ لیکن ابھی صحیح بھی مجھے ایک message آیا ہے

اُس میں یہ ہے کہ بھائی ہمارے خلاف یعنی ایک تو زیادتی ہوئی ہے، ہمیں پیٹا گیا، مارا گیا، تھپڑ لگایا گیا، فائزہم پر ہوا دوسرا یہ کہ ہم پر پرچہ بھی کاٹا گیا FIR بھی کافی گئی یہ بڑی زیادتی ہے۔ ہمارا ضلع ڈکی سے کوئی تعلق بھی نہیں ہے لیکن یہ بلوچستان ہے یہاں کچھ روایات ہوتی ہیں ایک دوسرے کا خیال رکھا جاتا ہے اگر ایک استٹنٹ کمشنز اتنا بے لگام گھوڑے کی طرح دوڑ رہا ہو، پھر تو میرے خیال سے ہر بندہ جو چاہے گا جس کو جو کرسی ملے گی جو چاہے ہے گا وہ کریگا۔ لہذا وزیر داخلہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں میرا بھائی ہے ہم بڑی ان کی respect کرتے ہیں ان کو چاہیے کہ اپنے power کا استعمال کریں inpower ہو اور اسکے خلاف سخت ایکشن لیں کوئی xyz involve ہو۔ اس طرح کسی کو بھی آزادی نہیں دینی چاہیے کہ وہ عوام پر فائز کرے اور پھر FIR کاٹے۔ طاقت کے نئے میں عوام کے اوپر اس طرح نہ ہو یہ الٹا گورنمنٹ کے زمرے میں جائے گا کہ گورنمنٹ کیا کر رہی ہے۔ لہذا وزیر داخلہ صاحب سے گزارش ہے کہ اس پر ہمیں تھوڑا سا بتائے کہ انہوں نے کیا کیا ہے یا کس طرح ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ اصغر زرین صاحب۔

**جناب قادر علی نائل:** جناب اسپیکر! کچھ مہماں آئے ہیں ان کو خوش آمدید کہیں اگر آپ کی اجازت ہو۔ گلگت بلستان سے مختلف جماعت کے رہنماء آئے ہیں۔ ہم ان کو خوش آمد کہتے ہیں۔

**انجینئر سید محمد فضل آغا:** point of order شکریہ جناب اسپیکر! بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ سب سے پہلے تو ہمارے معزز ارکین جو گلگت بلستان سے آئے ہیں ان کو خوش آمدید کہتے ہیں اور امید ہے کہ ان کا یہاں قیام بلوچستان میں خوشنگوار رہے گا۔ جس طرح ساتھیوں نے فرمایا یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ خاص کریہ استٹنٹ لیوں پر جو لوگ ہیں وہ کچھ زیادہ ہی بے لگام ہو گئے ہیں۔ جو استٹنٹ کمشنز ہیں حالانکہ باقی میں نہیں اُس کی اپنی اہمیت لیکن کل پرسوں جس طرح ہمارے شام لعل بھائی نے point out کیا تھا کہ لسبیلہ میں ایک ہمارے ہندو بھائی کو قتل کیا گیا، اس سے پہلے اُس کے والد کو قتل کیا گیا۔ تو ان حالات میں جبکہ ہندوستان میں مودی کے جوزیاڑ لوگ ہیں وہ مسلمانوں کی اور اقلیتوں کی کشت و خون میں دن ورات خون بہار ہے ہیں مسلمانوں کا عیسائیوں کی، دلوں کی اور باقی جتنی بھی ہیں سکھوں کی۔ تو اگر ہمارے ہاں بھی یہ سلسلہ شروع ہو تو یہ ہمارے ملک کی بھی بدنامی ہے کیوں کہ یہاں کی اقلیتیں سب ہمارے بھائی ہیں، آئین کے اندر بھی اور اسلامی قوانین کے اندر بھی ان کے برابر کے حقوق ہیں، ان کے جان و مال اور عزت کے محافظ حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کوئی بھی حکومت ہو۔ تو پرسوں ترسوں انہوں نے raise کیا تھا تو اُس کو غاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی۔ تو میری گزارش ہے اپنے بھائی سے وزیر داخلہ صاحب سے کہ اس پر سخت سے سخت اقدام لیے جائے اس لیے کہ اقلیتوں کا تحفظ ہمارے لیے بہت ضروری ہے۔ جب کہ

دُنیا میں اور خصوصاً ہندوستان ہمارے پیچھے ہمیں بدنام کرنے کے لیے پوری حکومت اور بلوچستان کے حکومت کو بدنام کرنے کے پیچھے پڑھی ہوئی ہے۔ اور ہندوستان میں آج بھی آپ دیکھ لے تو ہمارے میں مسجدوں میں اور سڑکوں پر اور مسلمانوں کے جانیدادوں کو آگ لگائی جا رہی ہے آج کے دن بھی۔ تو ایک طرف سے ہندوستان میں وہ ہو رہا ہے ہم اُس کی نمٹ کرتے ہیں دنیا میں کوشش کرتے ہیں کہ دنیا اپنی آنکھیں اور کان کھول دیں تا کہ وہ دیکھیں کہ کیا ہو رہا ہے اقليتوں کے ساتھ ہندوستان میں۔ وہ ایک secular جوان کا چراحتا اُس کا کالا ہوتا جا رہا ہے وہاں جتنی بھی اقلیتیں ہیں وہ غیر محفوظ ہیں۔ لیکن پاکستان الحمد للہ ایک امن کا گھوارہ ہے اور اسلامی ملک ہے اسلام میں تمام اقوام کو تحفظ دی گئی ہے۔ اگر اس قسم کے ناخوشنگوار واقعے ہوتے جائیں اور خاص کر حب جو کراچی کے بھی نزدیک ہے اور ہمارا ایک اُبھرنے والا شہر ہے اُس میں اس قسم کی اگر ہمارے اگر کسی بھی ہندو بھائی کے ساتھ ظلم ہوا ہے۔ تو میری لانگو صاحب سے گزارش ہو گئی کہ آپ کی توسط سے کہ اس پروفوراً اقدام کیا جائے اور اُس میں جتنے لوگ مجرم ہیں ان کو فوراً گرفتار کیا جائے اور یہی دُکھی کا سلسہ ہے اس پر ایکشن لیا جائے کیوں کہ اگر ہم اس کی طرف توجہ نہیں دینے گے یہ ایوان اس کی طرف توجہ نہیں دے گا اور مخترم وزیر داخلہ صاحب اس کے طرف توجہ نہیں دینے گے تو اس طرف ملک ان حالات میں ہم اندر وہی اور بیرونی خلفشار سے دوچار ہیں اور اس قسم کے incident سے ہم متصل نہیں ہو سکتے ہیں۔ تو میری گزارش ہو گئی کہ ہمارے بھائی وزیر داخلہ صاحب پر توجہ دیں گے۔ بہت شکر یہ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ آغا صاحب۔

**میرا خنزیر حسین لانگو:** جناب اسپیکر! اسی حوالے سے میں، سب سے پہلے میں باہر سے آئے ہوئے مہمانوں کو بلوچستان اسمبلی کی کارروائی دیکھنے کے لیے مہمانوں کی گیلری میں بیٹھ ہوئے ہیں ان کو میں خوش آمدید پیش کرتا ہوں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے۔ جناب اسپیکر! جس طرح ہمارے دوستوں نے ذکر کیا یہ جناب اسپیکر! ایک انتظامیہ کی طرف سے یہ ایک mindset بنتا جا رہا ہے اگر اس کا یہیں پر ہم تدارک آج اس ہاؤس میں جس طرح وزیر داخلہ صاحب نے یقین دہانی بھی کرائی تھی اس معزز ایوان کو، اگر ان چیزوں کی تدارک ہم یہاں نہیں کریں گے صرف دُکی والا واقعہ نہیں جناب اسپیکر! اب جس دن یا اسمبلی کا اجلاس یہاں چل رہا تھا ہر ڈاکٹر زاحتیح پر تھے، ان کو بولان میڈیا کل یونیورسٹی کی انتظامیہ کی طرف سے زبردستی بندوق کی نوک پر ان کو ہاٹل سے ان کے کمروں سے بیدخل کیا گیا اور اُس کے بعد جب وہ اپنا پر امن احتجاج کر رہے تھے تو وہ استینٹ کمشنر کوئٹہ کی طرف جس طرح دھمکی آمیز لجھ اُن کے ساتھ استعمال کی گی، جس تدبیل امیز زبان اُن کے ساتھ استعمال کی گئی اگر اُس کا بھی ہم نوٹس دیکھ لیں تو یہ بھی وہ دُکھی والے کے ساتھ اُسی mindset کے ساتھ کا ایک واقعہ ہے۔ تو جناب والا! یہ جو انتظامیہ

ہے جو اسٹرنٹ کمشنز، ڈپٹی کمشنز یا کمشنز ہیں یہ جوان تنظامی آفیسر ان ہیں ان کا ایک mindset بن گیا ہے کہ وہ اُس jurisdiction کا مطلق العنوان جو ہے وہ بادشاہ بننے ہوئے ہیں۔ تو جناب والا! ان کو behave کرنے کے لیے ان کے پاس rule and regulations ہیں قانون کا ایک دائرہ ہے اُس دائرے کے اندر رہتے ہوئے ان کو اپنے اختیارات استعمال کرنے چاہیے۔ میرے خیال سے اس پر فی الفور ایک کمیٹی بنائی جائے اور جس طرح اس معزز ہاؤس کو جو ہے یقین دہانی کروائی گئی تھی پچھلے اجلاس میں کہ انکو ائمہ کمیٹی بنائی جائے اس کی انکو ائمہ کی جائے اور ذمہ دار ان کو جب تک ہم کیفر کردار تک نہیں پہنچا کیں گے تو میرے خیال سے یہ آج تک ہی میں ہوا، کوئی میں ہمارے پیشوں کے ساتھ جس طرح کاررویہ اختیار کیا گیا، ایک تو باہر سے آئی ہوئی اسٹوڈنٹس ہیں ڈاکٹرز ہیں پھر females ہیں بچیاں ہیں ہماری ان کو زبردستی یونیورسٹی انتظامیہ کی طرف سے کمروں سے بے دخل کر کے ان کا سامان روڑ پر پھینکنے لگئے۔ اور اُس کے بعد جو اسٹرنٹ کمشنز کی طرف سے جو تفعیک آمیز رویہ ان کے ساتھ اختیار کیا گیا میرے خیال سے یہ انتہائی قابل افسوس اور انتہائی قابل مذمت عمل ہے۔ اور ان چیزوں کی اس ایوان میں بیٹھے ہوئے ہم تمام معزز ارکین کا چاہیے وہ ٹریزیری پنجز کے ہو یا اپوزیشن پنجز میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ ہم سب کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم اس طرح کی جو ہے غیر قانونی، قانون سے بالاتر یا وہ ایک وہ شاہانہ یا ایک dictator والی mindset ہے اُس کی روک تھام کے لیے یہ ہم سب کی ذمہ داری بنتی ہے کہ بہاں پر ہم بیٹھ کر اپنی ذمہ داریوں کو نجھائے اور ان کے خلاف کارروائی کرے تاکہ آئندہ کسی بھی باعزت کسی بھی معزز عزت دار گھرانے کی بچی کے ساتھ اس طرح کا واقع نہ ہو، آئندہ کسی بھی ہمارے معزز جو کارروباری حضرات ہیں جن کی genuine issues ہیں جس میں constitutional protection ہمیں حاصل ہے احتجاج کرنے، تحریر کی آزادی ہے، تقریر کی آزادی ہے، احتجاج کی ہمیں constitution میں آزادی دی گئی ہے۔ اگر ان کے سامنے کوئی قدغن لگائے گا یا اس طرح کے واقعات جیسے دُلکی والا واقع ہوا، کوئی والا واقع ہوا اس طرح کے واقعات ہوتے رہے تو ہم سب جو بہاں بیٹھے ہوئے ہیں ہم سب کی طرف لوگوں کی انگلیاں اٹھیں گی اور یہ ہماری ذمہ داری ہے میں سمجھتا ہوں ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنا چاہیے۔ اور اس پر فی الفور ایک کمیٹی بنائے کہ ان دونوں واقعات کی جو ہے جامع انداز میں ان کی انکو ائمہ ہونی چاہیے۔ اور تمام ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کرنی چاہیے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی شکریہ۔ جی نواب صاحب۔

نواب محمد اسلام خان رئیسانی: جناب اسپیکر! سارے دوستوں نے اپنے رائے کا اظہار کیا جناب اسپیکر! کوئی

6 مہینے ہوتے ہیں میں نے ایک قرارداد اس ایوان کے خدمت میں پیش کی تھی۔ کہ سی پیک کے بارے میں جو بھی معاملہ ہوئے ہیں چاہیے ابھی جو چاٹاناگے ہیں یا اس سے پہلے گئے ہیں یا میاں نواز شریف نے جو بھی معاملے کیے ہیں۔ ہم نے گزارش کی تھی فیڈرل گورنمنٹ سے کہ ان کی details اسمبلی کی property بنی چاہیے۔ لیکن آج تک وہ نہیں ہوئے ہیں ہم پر زور احتاج کرتے ہیں۔ اور جناب اپیکر! آپ ابھی اپنے چیف منسٹر یا جو بھی مقندر لوگ ان کو کہیں کہ اس ایوان میں جو بھی قرارداد، ہم پیش کرتے ہیں اور وہ منظور ہوتی ہے۔ لیکن وہ پھر ایک کاغذ کا ٹکڑا بنانے کے لئے میں پھینک دیتے ہیں۔ تو اس سی پیک کے مسئلے میں تو یہ بہت اہم ہے یہ میرا خیال گلگت بلستان سے بھائی بہن آئے ہوئے ہیں ہم ان کو خوش آمدید بھی کہتے ہیں۔ بلوچستان کے عوام کی طرف سے خوش آمدید بھی کہتے ہیں میرے خیال میں سی پیک کی طرف سے گلگت بلستان کے ہمارے عزیز ہیں وہ بھی پریشان ہیں ہم بھی پریشان ہیں جو western route ہے جو ہمارے پشتون بھائی ہم سب پریشان ہیں تو یہ ہم مطالبة کرتے ہیں پر زور آپ کے توسط سے فیڈرل گورنمنٹ سے کہ سی پیک کے جو بھی details جو بھی معاملات ہوئے ہیں وہ اس اسمبلی کے property بنایا جائے۔ جناب اپیکر۔

**جناب ڈپٹی اپیکر:** جی شکری نواب صاحب۔ جی شکلیل نوید۔

**محترمہ شکلیل نوید قاضی:** جناب اپیکر! یہ ایک تو ہمارا بلوچستان ہے اس کو پیچھے رکھنے کے لیے جو سازشیں ہو رہی ہیں ہم تعلیم دوست لوگ ہیں، ہم کہتے ہیں ہمارے بچے اور بچیاں تعلیم کی طرف آئیں۔ اجلاس کا دورانیہ کیونکہ اس دوران تھا نہیں اس سے پہلے بھی میں آپ لوگوں کی knowledge میں لاوں۔ کہ جب انہوں نے BMC hostels کو بند کیا جس دن میں گئی ان بچوں کے پاس اس سے پہلے جو اسٹوڈنٹس تھی وہاں پر hostel میں رہنے والی وہ first year students کی final year hostel کا ہاں دیتے اُس دن تمام بچیوں کا سامان لکا دیا گیا تھا۔ پوری بکتر بندگاڑیاں لائی گئی تھیں میں رات ڈھائی بجے تک ان بچیوں کے سر پر تھی کہ ان کو مرے allot کیے جائیں، گورنر صاحب کے ساتھ مینگ کی گئی، VC نے ان بچیوں کے حوالے سے Twitter پر نازیبا الفاظ اس طرح استعمال کئے جن کو شائد اس floor پر میں بیان نہیں کر سکتی۔ اُس کے بعد کل پھر ایک جو ان کے rooms allot کرواتے ہیں کوئی کھوسے صاحب ہے۔ اُنہوں نے جس طرح انہوں نے react کیا ہے ان بچیوں کے ساتھ وہ ایک ویڈیو واہر ہوئی ہے whatever اس کو آپ دیکھ سکتے ہیں۔ اُس کے علاوہ جو اسٹوڈنٹ کمشنر ہے جس طرح اوقات دکھانے کی بات کی ہے۔ جناب اپیکر! اگر اسی طرح ہماری بچیاں ضلالت ہو کر آیں گی۔ تو میرا خیال ہے یہاں بیٹھے ہوئے کوئی بھی اپنی بچی کو یہاں

تعلیم حاصل کرنے کے لیے پھر نہیں چھوڑے گا۔ جہاں بھی ان کی بچیوں کو hostel سے نکل کر جو ان کا right ہے روڑوں پر وہ آ کر بیٹھ جاتی ہیں کوئی ان کے پاس جاتا نہیں جب ہم جاتے ہیں تو مزید ان کو ذلیل کرنے کے جو ہے وہ طریقے ڈھونڈتے ہیں۔ کبھی ان کو اسٹوڈنٹ آر گنازیشن کے ساتھ مسلک کر دیتے ہیں۔ کبھی ان کا دہشتگردوں کے ساتھ ان کا نام مسلک کیا جا رہا ہے۔ خدار اس floor پر ہم میٹھے ہیں آپ کے بچے ہمارے بچے ہیں وہ یہاں سے پڑھ کر جائیں گے۔ کتنے دنوں تک ان بچوں نے وہاں باہر hostel کے پر امن اپنا ایک ٹینٹ لگا کے باقاعدہ وہ رہا ش پذیر تھے وہ وہاں پر۔ باقاعدہ وہ اسٹوڈنٹس تھے وہ نہ pages تھے نہ ہاؤس جاب ان کا تعلق تھا وہ وہی پر تھے۔ اور جو اختر حسین بھائی کہہ رہے تھے جو وہاں serve کرتے ہیں hospital میں جو practice میں بچیاں ہیں ان کو آپ نکل باہر کہیں اور adjust کرتے ہو اور انہوں ہی hostels کے حوالے سے آپ negative VC جو ہے بات کرتا ہے خدار اس floor پر کمیٹی بنائی جائے اس پر action لیا جائے۔ اگر ہماری انتظامیہ اس طرح کے اقدامات کر گئی تو میرا نہیں خیال کہ ہم کہہ سکتے ہیں پڑھے گا بلوچستان آگے بڑھے گا بلوچستان۔ وہ تو ہمارے را ہوں میں رکارٹ ڈالنے کے لیے یہ سارے کام کر رہے ہیں۔ اور میرا خیال اس طرح کے الفاظ جو انہوں نے استعمال کیے ہیں۔ اس پر سختی سے action لینا چاہیے۔ شکریہ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی شکریہ۔ جی آغا۔

**انجینر سید محمد فضل آغا:** جناب اسپیکر! اس پورے ہاؤس کے سر شرم سے جھک گئے ہیں یہ ہماری بچیاں ہیں ہماری بیٹیاں ہیں ہمارے ماں میں ہیں، اگر واقعی ایسا کچھ ہوا جس طرح انہوں نے کہا اور مجھے یقین ہے پورا وہ جو کہا وہ صحیح ہے تو میں آپ سے پوچھنا چاہوں گا۔ کہ اس ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائی جائے تاکہ اس معاملے میں prove کیا جائے چونکہ یہ ایک بہت سنجیدہ معاملہ ہے۔ بلوچستان کے تعلیم سے بھی وابستہ ہے ہمارے چادر اور چارڈیواری سے بھی اس کا تعلق ہے ہماری عزت اور احترام اور وقار سے بھی اس کا تعلق ہے یہ بہت سنجیدہ معاملہ ہے اس پر اس ہاؤس کی کمیٹی بنائی جائے۔ شکریہ جی۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ جی اسد صاحب!

**میر اسد اللہ بلوج (وزیر سماجی بہبود):** اس موضوع پر بات کرنا چاہتا ہوں اگر آپ کی اجازت ہو، جناب اسپیکر صاحب! کچھ ایسے معاملات ہوتے ہیں جونہ اپوزیشن کے ہیں نہ ٹریزیری کے نہ مشترکہ ہیں۔ بلوچستان میں ہماری روایات باقی جگہوں سے الگ ہیں پاکستان ایک ہی پاکستان ہے سندھ کے اندازے طریقے کا رہوتے ہیں بہت سے معاملوں میں KPK کے اپنے ہیں پنجاب کے اپنے ہیں بلوچستان کے ہمارے اس پہمانہ صوبے میں جو 6 سو

کلمیٹر دور لوگ یہاں آ کر کے ہماری بچیاں میں ان کی جرات اور جسارت کو سلام کرتا ہوں۔ کہ وہ اس حالت میں آ کر کے اسکول یا کالجوں میں پڑھتے ہیں لیکن یہاں ان کا تعاون ان کے ساتھ صحیح برداو، اخلاق اور انسانیات ان کی حوصلہ افزائی کرنا ہماری قومی اور اخلاقی فرض بتتا ہے۔ کسی بھی VC کو ہم یا اجازت نہیں دیتے کہ یہ گورنمنٹ جو اس وقت بنی ہوئی ہے اس کی بدنامی کی خاطروں ایسے عمل کریں کہ بچیاں روڈوں پر آئیں رات کے تاریخی میں بچوں کو نکال دیں روڈوں پر پھینک دیں، لاثھیاں ماریں، ان کی بے عزتی کریں۔ یہ ہم کہاں جا رہے ہیں اور کیا message دینا چاہتے ہیں ہم؟ اس عمل کے مشترک طور پر میں سمجھتا ہوں ایک کمیٹی بنے ٹریزیری بخزر کی اور وہاں سے اپوزیشن کے ساتھیوں کی ایسے لوگوں کو سمجھائیں کہ آپ کی من مانی نہیں ہو گی اصولوں پر یہاں ہو گا یہ ہماری بچیاں ہیں ان کی عزت کرنا ان کی حوصلہ دینا اور ان کے ساتھ ان کے سر پر ہاتھ رکھنا ان سے شفقت کے ساتھ پیش ہونا ہے۔ یا تو ہم اپنی بچیوں کی حفاظت کرنا جاتے ہیں اس طرح سے نہیں ہے کہ ٹریزیری بخزر پر بیٹھ گئے اور جو کچھ حکومتیں کرتے رہے گئے ہم خاموش ہو کر بیٹھ جائیں۔ وہ جو غلط عمل ہے جو بھی کریں جس ادارے کی سربراہ ایسی حرکت کریں ہم سچائی کے ساتھ ہیں اور بلوچستان کے عوام کے دلکش اور درد کے ساتھ ہیں اس عمل سے میر پارٹی کو مجھے کافی افسوس ہوا۔ اس پر ایک مشترک طور پر کمیٹی بنائی جائے تو بہتر ہو گا۔ thank you

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی شکریہ، جی جی آپ بات کریں۔

**جناب ٹائلس جانسن:** شکریہ، ایسا ہے کہ گزر شتمہ ماہ میں نے سی ایم صاحب سے میں نے ملاقات کی مذہبی رہنمای بھی تھے ہمارے 23 تاریخ کو امن و امان کے سلسلے میں چرچز کی سیکورٹی کے سلسلے میں پشاور واقعہ چرچ کا واقعہ 2014ء کا اور اس کے بعد 2017ء کو کوئی میں واقعہ ہو تو ہم سیکورٹی کے نام سے جو بجٹ منظور کیا جاتا ہے۔ اس پر میں نے کچھ request کی ہمارے مذہبی رہنمای بھی گئے ہیں سی ایم صاحب کے پاس کچھ ہمارے جو نمائندے ہیں وہ رکاوٹ ڈال رہے ہیں اس میں اس سیکورٹی کے کام میں میری گزارش ہے کہ اس میں سپریم کورٹ کی ایک judgement ہے جس کے تحت یہ فیصلہ کیا ہے اس کی ساری کاپی بھی میں نے سی ایم صاحب کو دی۔ اور کل پرسوں میں مل کر آیا ہوم سیکرٹری صاحب سے ملاقات کی اپنے کام کے سلسلے میں کرچکن کیمیٹی ہے کہ جو چرچ ہیں اور پورے بلوچستان میں ان سے میں نے request کی کہ اس کو delay کرنے کے کوشش کی جاری ہی ہے۔ دوسری other communities کی ہمارے ایم پی اے صاحب بیٹھے ہیں، ادھر دیش صاحب انہوں نے بھی ذکر کیا کہ وہ آئے تھے میرے پاس کام ہو رہا ہے یہ پرانا ہے 8 سال سے اس پر decision سپریم کورٹ آیا ہوا ہے۔ لیکن یہ کوئی ایسی اگر کوئی میرے ساتھ کوئی سیاسی طور پر اختلاف ہے لیکن عوام تو چرچ میں پیلک

ہوتی ہے کوئی بھی سیکورٹی problem وہ جائیگی۔ آگے دسمبر کا مہینہ آنے والا ہے کہ سمس کا موقع ہے ہماری عبادت regular عبا تیں ہوتی ہیں تو ذرا اس پر ورنگ دیں اُس میں رکاوٹ نہ ڈالی جائے۔ شکریہ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی شکریہ نہیں آپ نے مجھے سے اجازت لینی ہے دنیش آپ نے ارکین سے اجازت لینی ہے؟ نہیں آپ تو ان سے اجازت لے رہے ہیں۔ آئندہ مجھے سے اجازت لینی ہے صحیح ہے۔ جی بات کریں۔

**جناب دنیش کمار:** بہت بہت شکریہ۔ میرے معزز رکن، میرے قابل احترام ہم نے ہمیشہ minorities کے لیے کیا ہے۔ چرچز میرے قابل احترام ہیں مجھے سپریم کورٹ آف پاکستان نے کہا ہے کہ پاکستان میں minorities کی جتنی بھی عبادت گاہیں اُن کی سیکورٹی کے لیے گورنمنٹ کو اقدامات کرنے چاہیے۔ میں بالکل اُن کی بات سے متفق ہوں کہ ہمیں minorities کی ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا پوری دنیا میں ایک ثابت بیان جائے کہ ہم minorities کی جو عبادت گاہیں سب minorities کی عبادت گاہوں کو مکمل سیکورٹی فراہم کر رہے ہیں۔ ہم نے اسی سلسلے میں ہم نے کہا چرچز کی ہونی چاہیے کے ساتھ مندرجہ کی ہونے چاہیے، پارسی عبادت گاہوں کی ہونی چاہیے، سکھ کے گردوارہ کی ہونی چاہیے۔ اگر میرے دوست کو اس بات پر اعتراض ہے کہ اُن کی نہیں ہونی چاہیے صرف چرچز کے لیے وہ بھی میں راضی ہوں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں میں کہتا ہوں کہ سب کے لیے ہونی چاہیے اور جتنی بھی بلوچستان میں اقلیتیں رہتی ہیں اُن کے لیے ہماری گورنمنٹ کو کوشش کر رہی ہے کہ اُن کے لیے ہوا در مجھے پتہ ہے ہمارے BNP (مینگل) والے دوست بھی کہیں گے کہ تمام جتنی بھی اقلیتوں کی عبادت گاہیں ہیں اُن کے لیے ہونی چاہیے۔ ہم تو کہتے ہیں جہاں بلوچستان میں اگر کوئی وڈھ میں کوئی مندرجہ ہے اُس کے لیے ہونی چاہیے ہم چاہتے ہیں کہ کوئی سیلہ میں مندرجہ ہے چرچز اُس میں ہونا چاہیے ہم کہتے ہیں کہ تمام جتنی بھی اقلیتوں کی ہے اُن کے لیے ہونی چاہیے میں تو کہتا ہوں کچھ بیگ میں مندرجہ ہے اُس کے لیے بھی ہونی چاہیے ہم نے recommendation کی ہے ہم کہتے ہیں کہ جہاں جہاں اقلیتی کیوں نہیں کو جہاں جہاں ہو اُس میں ہم کہتے ہیں ٹھیک ہے ہمارے دوست کہتے ہیں مجھے میں کہتا ہوں priority ہونی چاہیے چرچز کے لیے میں کہتا ہوں کہ جو سپریم کورٹ کا order ہے اُس پر منوان عمل ہونا چاہیے وہاں لکھا ہوا کہ minorities غیر مسلم جتنے بھی پاکستان میں ہیں صرف بلوچستان میں نہیں جتنے بھی پاکستان میں چاہے وہ پشاور، کوئٹہ چاہے سندھ میں جہاں بھی ہو اُن کی عبادت گاہوں کی سیکورٹی ہونی چاہیے اور ہم نے 20 کروڑ رکھے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ آئندہ 30 کروڑ اور ہمیں دیئے جائیں، 50 کروڑ ہماری گورنمنٹ رکھے گی۔ میں متفق ہوں ہمارے دوست سے کہ سیکورٹی تمام عبادت گاہوں کے لیے ہونی چاہیے۔

thank you

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی شکریہ۔ جی شام لعل صاحب بات کریں۔

**مکھی شام لعل لاسی:** دنیش صاحب نے جوبات کی ہے یہ بہت important جوبات ہے کیونکہ ہمارے تمام جو بھی مذہبی جگہ ہیں، ان کو secure کیا جائے۔ ان کا پتہ نہیں کہ منظور ہو وہ تو مجھے پتہ نہیں ہے ایک تو انہیں پتہ ہو گا دوسرا دنیش بھائی کو پتہ ہو گا مگر ساری عبادت گاہیں جو ہے سب کے لیے برابر ہوتی ہیں۔ سب کے لیے کرنا چاہیے اور ان کا approved ہے تو وہ بھی کیا جائے یا اس میں ہے، کوئی کی پیشی تو اُس کو بھی آگے کر دیا جائے تاکہ یہ کام میں رکاوٹ نہ ہو۔ دوسری میں چھوٹی سی عرض کروں گا کہ آج میں BMC hospital گیاتھا کینسر وارڈ میں تو وہاں کوئی ڈاکٹر زاہد صاحب ہے کیونکہ وہاں کی کچھ patients ہیں جو بیمار ہیں۔ میں ان کے سلسلے میں گیا تھا تو انہوں نے کہا یہاں جگہ نہیں ہے بالکل وہاں اُس نے مجھے وارڈ کا visit کرایا میں وہاں گیا تو ویسے لوگ چیخ رہے تھے کوئی باہر پڑا ہوا تھا کوئی بیٹھنے کھامیں نے پوچھا کہ بھئی کوئی اس طرح ہو رہا ہے تو انہوں نے کہ بھئی پہلے بھی گورنمنٹ نے اس کو آگے extend کرنے کے لیے 2008ء میں بھی فنڈ رکھے تھے وہ lapse ہو گئے۔ اس کے بعد ابھی بھی رکھے ہیں۔ مگر ابھی تک اس پر کام شروع نہیں ہو رہا ہے تو میں گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ والوں سے یا اپنے منستر صاحبان سے request کروں گا۔ کہ یہ بہت important مسئلہ ہے غریب لوگ رلتے ہیں ایک کینسر کا وارڈ ہے سب کے لیے ہے نہیں ہے کہ ہم لوگوں کے لیے ہے۔ تمام عوام کے لیے ہے تو مہربانی کر کے اس کا tenders کروائے جائیں اور اس کام پر توجہ دی جائے تاکہ یہ جلد سے جلد مکمل ہو جائے تاکہ لوگوں کو سہولت مل جائے۔ بڑی مہربانی۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی شکریہ۔ جی قادر علی نائل صاحب۔

**جناب قادر علی نائل:** شکریہ جناب اسپیکر۔ میں دونوں کی طرف نشانہ ہی کروں گا، ایک یہ اقیانوں اور دوسرا عبادت گاہوں کے بارے میں، جناب اسپیکر! جوزائرین آتے ہیں پنجاب اور باقی علاقوں سے ان کے لیے ہونا یہ چاہیے کہ ان کے لیے جو راستہ ہے وہاں ان کے لیے زائرین ہاؤسز ہونے چاہیے، جہاں ان کو حکومت کی طرف سے مکمل سہولیات فراہم ہو۔ جب زائرین آتے ہیں تو روڈ بلاک ہوتے ہیں اور ایک confusion پیدا ہوتی ہے کہ یہ سارے ہزارہ قوم کے ہیں، جبکہ حقیقت میں یہ سارے پنجاب اور سندھ اور باقی علاقوں سے ہیں، یہ سارے پاکستان سے آتے ہیں، جب روڈ بند ہو جاتے ہیں تو ایک نفرت کا ماحدی پیدا ہو جاتا ہے تو اس حوالے سے یہ ضروری ہے کہ ان کے آنے کے مقامات پر تمام سہولیات سے آرائستہ زائرین ہاؤسز حکومت بنائے۔ دوسری بات، پرسوں یہاں ایجاد کیش کے حوالے سے بات ہوئی تھی، اُس پر ہمارا پارٹی موقف بہت واضح ہے ہم نے اخبار کے توسط سے اپنا موقف بیان کیا

تھا، جس میں ہمارے پارٹی کے چیئر مین نے حق، انصاف اور سچائی کے حوالے سے remarks تھے۔ موقف بیان کیا تھا اور جرات متناہی موقف تھا کہ ملازمتوں کے حوالے سے کوئی compromise قابل قبول نہیں ہوگا۔ جو حقدار ہو گا وہ ان کو ملے گا، لیکن ہم نے دیکھا کہ ایجوکیشن میں جو بھرتیاں ہوئیں اُس میں عجیب ایک تماشہ ہوا کہ یونین کوسل کی بنیاد پر حلقة PB-26، PB-27 میں آٹھ دس یونین کو سلڑاتے ہیں ان یونین کو سلڈ کا ایک بھی بندہ جو ہے وہ ملزمت پر نہیں لگایا گیا۔ دوسری بات 260 افراد جو بھرتی کیے گئے ان میں ہماری قوم کا ایک بھی بندہ اس لاکن نہیں سمجھا گیا کہ وہ چوکیداری کا کام کر لے، یا وہ چپڑی کا کام کر لیں۔ میں یہ کلاس فور کی بات کر رہا ہوں۔ کلاس فور میں ہمارے علاقوں کے اسکولوں میں جہاں لوگ پندرہ سال سے رضا کار انہ طور پر کام کر رہے ہیں ان کو نظر انداز کیا گیا ہے اور باقی دیگر علاقوں کے لوگ علمدار روڈ لائے گئے ہیں ہزارہ ٹاؤن لائے گئے ہیں۔ اس تناظر میں ہم گئے ہی ایم صاحب سے ملاقات کی جو کوئی کے MPAS تھے، ملک نعیم صاحب، میمن خان خلجی تھے، ہم گئے ہم نے اپنے تحفظات سے آگاہ کیا پھر انہوں نے ہمیں ان تحفظات کو حل کرنے کی یقین دہانی کروائی کہ آپ کے ساتھ انصاف ہو گا اور اس پر ایک انکوارری کمیٹی بنائی گئی، تو اُس حوالے سے میں ہی ایم صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ فوری نوٹس لیا اور کمیٹی بنائی۔ گزشتہ پندرہ سو لے سالوں میں ہزارہ کمیونٹی کا ایک بھی بندہ بھرتی نہیں ہوا ہے، اتنی زیادہ بیرون گاری ہماری کمیونٹی میں ہے کہ وہ نفیسی تر مرضیں بن گئے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ ہمارے تحفظات کو حل کیا جائے گا اور میرٹ کی بنیاد پر تعیناتیاں کی جائیں گی۔ بہت شکریہ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ قادر نائل صاحب۔ ایک منٹ ملک صاحب۔ مولوی صاحب ان کے لیے مغفرت کی دعا کریں۔

#### (دعاۓ مغفرت کی گئی)

**ملک نصیر احمد شاہ ہوانی:** شکریہ، معز زمہان جو یہاں آئے ہیں ان کو خوش آمدید کہتا ہوں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے۔ میرے خیال میں جن باتوں کی طرف قادر نائل نے اشارہ کیا، وہ جو ہمارے اہل تشیع کے جو افراد ہیں وہ پہلے کوئی آتے ہیں، پھر وہاں سے ان کو قافلوں کی صورت میں ایران لے جایا جاتا ہے۔ تاکہ وہ وہاں اپنے مقدس مقامات پر جا کر زیارت کریں۔ جناب اسپیکر! جب زائرین جو روڈ کے راستے آتے ہیں تو کشیدگی بھی ہوتی ہے اور حملہ بھی ہوتا ہے تو کیوں نہ ان کو سمندر کے راستے ان کو اُس طرف لے جایا جائے کیونکہ وہ ایک secure راستہ ہو گا اُن کے لیے اور کم پیسے میں یہ زیادہ بہتر ہو گا۔ یہ میری ایک تجویز ہے اگر ہماری حکومت اس پر سوچے۔ دوسری بات جو میرے دوست نے کی ایجوکیشن کے حوالے سے، اُس پر ہماری پارٹی کا موقف واضح ہے کہ

کوئٹہ میں جو بھرتیاں ہوئی ہیں وہ میرٹ پر نہیں ہوئی ہیں۔ لیکن بد قسمتی سے اُس دن جب یہ بات اسمبلی میں ہوئی تو اُس دن ہمارے دوست خاموش رہے کسی نے حکومت کی طرف سے اس پر بات ہی نہیں کی۔ پرسوں ہم نے ایک پر لیں کانفرنس کی میرے دوست نے صرف ہزارہ کمیونٹی کی بات کی، لیکن یہ ایک پارٹی یا حلقے کی بات نہیں ہے بلکہ کوئٹہ کے پورے علاقے کی جس میں بہت سارے کیوٹیاں اور لوگ تعلق رکھتے ہیں۔ ہم اسی اسمبلی میں چیختے رہے کہ کوئی کمیٹی بنائی جائے۔ جناب اسپیکر! اگر یہ صرف حکومت کی بات تو پھر وزیر اعلیٰ ان کو مطمئن کرے، ہم پہلے ہی CMIT سے اس اسمبلی کے فلور پر کہہ چکے ہیں کہ ہم مطمئن نہیں ہیں۔ ہم بھی عوامی نمائندے ہیں، ہمارے بھی علاقے ہیں ہمارے بھی اسکول ہیں، اور ہم نے اسکولوں کے لیے زمینیں بھی دی ہیں۔ میرے خیال میں دس پندرہ ایسی جگہیں ہیں جہاں ہم نے اسکولوں کے لیے زمینیں دی ہیں۔ آج اگر آپ کو وزیر اعلیٰ مطمئن کرتا ہے تو ہم اکثریت میں ہیں ہم مطمئن نہیں ہیں۔ اگر کوئٹہ کی بات ہوتی تو ہم اس کمیٹی میں شامل ہوتے۔ ہم بھی وزیر اعلیٰ سے جا کر ملتے رہتے۔ آپ اکیلے میں جا کر خود کو نواز نے کی باتیں کرتے ہیں، آپ اپنی کمیونٹی کی باتیں کرتے ہیں آپ اپنے گھر کی باتیں کرتے ہیں تو یہ کوئٹہ کی کیسی نمائندگی ہے؟ وزیر اعلیٰ نے خود نشاندہ ہی کی ہے کہ ہیلٹھ میں جو بھرتیاں ہوئی ہیں اُس میں بھی بے قاعدگیاں ہیں۔ جب ایک اسمبلی کے فلور پر وزیر اعلیٰ خود اٹھ کر کہتا ہے کہ اس میں بے قاعدگیاں ہیں تو پھر اُس پر ایک ایسی کمیٹی بنائی جائے جس میں ہم شامل ہوں۔ ہمیں بھی مطمئن کیا جائے۔ کل وزیر اعلیٰ آپ کو، ملک نعیم اور مبین کو نواز نے کے لیے کچھ دے دیں، آپ خاموش رہیں، ہم تو ہر جگہ اٹھیں گے، ہم نے کہا پھروسا کی بھرتیاں ہونے والی ہیں، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی بھرتیاں ہونے والی ہیں، جناب اسپیکر صاحب! ایگر یہ کچھ کی بھرتیاں ہونے والی ہیں۔۔۔ (مداخلت)

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** Order in the House. قادر نائل صاحب آپ تشریف رکھیں۔

**ملک نصیر احمد شاہ ہوائی:** یہ میرٹ نہیں ہے آپ اپنی کمیونٹی کی بات کرتے ہیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** Order in the House. قادر نائل صاحب آپ تشریف رکھیں۔

**ملک نصیر احمد شاہ ہوائی:** یہ میرٹ نہیں ہے۔ یہ آپ کیلئے میرٹ ہو گا ہمارے لئے میرٹ نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب! ہمیں خوشی کہ آج ہمارے دوست کے منہ میں زبان آئی اس نے کچھ باتیں کی ہیں، ہمیں خوشی ہے۔ لیکن کاش وہ تمام کمیونٹی کی بات کرے کاش وہ تمام کوئٹہ کے لوگوں کی بات کرتا، کاش وہ تمام پارٹیوں کی بات کرتا پھر ہم کہتے میرٹ کی بات ہے اس میں کوئی بلوج نہیں ہے اس میں کوئی پشتون نہیں ہے یہاں کوئٹہ میں رہنے والا کوئی کسی بھی زبان سے تعلق رکھنے والا وہ نہیں ہے اس میں کوئی ہزارہ نہیں ہے اس نے تو کھل کر کہا کہ ہماری برادری ہزارہ

کمیونٹی، یہ تو ایک ایسی بات ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ کو اپنا حق ملنا چاہیے لیکن اس کے ساتھ آپ ہماری بھی بات کریں اگر آپ مظلوم ہیں میں چاہتا ہوں نہیں قادر صاحب آنی چاہیے دس ہزار آنی چاہیے ہمارے آنکھوں پر لیکن اس کے ساتھ جو بلوج کا حق بتا ہے پھر وہ بھی آنی چاہیے جو پشتون کا حق بتا ہے وہ بھی آنی چاہیے، یہاں جو سیلبر بستے ہیں ان کا بھی حق ہونا چاہیے۔ جناب اسپیکر صاحب! اب یہ کمیٹی تنازعہ ہو چکی ہے۔ اُس دن جو ہم نے بہت کوشش کی کہ ہمارے اسپیکر صاحب اس کیلئے اس اسمبلی کا اس ایوان کا ایک کمیٹی بناتا۔ بدقتی یہ ہے کہ جس طرح کوئی اہم مسئلہ ہوتا ہے اس پر پھر مشترک کمیٹی بنائی جاتی ہے کہ آپ اپوزیشن سے بھی لے لیں آپ حکومت سے بھی لے لیں جب کھانے پینے والی کمیٹی ہو گی جب بھرتیوں کی کمیٹی ہو گی جب فنڈوں کی کمیٹی ہو گی پھر اس میں یہ کہتے کہ ہماری کمیٹی ہمیں ان کمیٹیوں پر بھی اعتراض ہے جناب اسپیکر صاحب! اور ہم چاہتے ہیں کہ اس کیلئے آج آپ دوبارہ رونگ دیدیں ایک کوئی نئی کمیٹی بنائیں تاکہ ہم بھی اس سے مطمئن ہوں۔ بہت ہم باری شکر یہ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی شکر یہ۔ میرے خیال سے ابھی حکومتی اراکین ۔۔۔

میرضیاء اللہ لانگو (وزیر داغہ و قبانی امور و جیل خانہ جات و پی ڈی ایم اے): نصیر صاحب کا گلہ میں دُور کرتا ہوں کہ یہ دوست ملے ہیں وزیر اعلیٰ سے یہ کچھ دن پہلے یہ گلہ نصیر صاحب نے جو ہے ایک اعلیٰ سرکاری آفیسر سے بھی کیا۔ جدھڑ ڈپٹی اسپیکر صاحب آپ بھی تشریف رکھتے تھے انہوں نے کہا آپ خود کہتے ہیں کہ کوئی نہیں ہم سے نہیں ملے ہم سے کراچی اور اسلام آباد میں آکے ملے تو یہ دوست سمجھے شاید آپ وہاں جا کر کے ملے ہیں ان سے۔ دوسرا نصر اللہ زیرے صاحب نے کہا ان کا سوال point بالکل صحیح تھا میں نے اس کو اس فورم پر کہا تھا کہ جو بلوچستان کی فورسز بھی ہوں وہ ہمارے بلوچستان کے لوگوں کیسا تھے بھی کوئی غلط حرکت کر گیا تو اس کے ذمہ دار ہم ہیں تو اس بات پر میں قائم ہوں گل میں مصروف رہا وہ رپورٹ آئی ہے میں نے اس کو دیکھا نہیں ہے اس رپورٹ کے مطابق ہم اپنی بھی رائے اس میں دیں گے آفیسرز کی بھی سنیں گے اس میں انشاء اللہ آپ کو ضرور result دیں گے باقی اگر انہوں نے میرے پڑھے بغیر کوئی اور ایف آئی آر کاٹی ہے تو اس ایف آئی آر کو بھی منگوا کے اپنے اس کے خلاف اس کا موقف میں دیدوں گا، آپ کو بھی اس میں بلا لیں گے دکی کے ایم پی اے کو بلا لیں گے تاجریوں کا بھی کوئی وفر بلا لیں گے ادھر کا اس کو اسی طریقے کے مطابق کریں گے۔ باقی بات کی گئی، بولان میڈیا یکل کالج میں بچیوں کی ساتھ زیادتی کی۔ اس کے بارے میں مسئلہ یہ ہوا اسپیکر صاحب! کہ ادھر ہم دومنٹ کی اپنی ویڈیو بنانے کیلئے سوچل میڈیا میں پھیلانے کیلئے دو بات کر لیتے ہیں لیکن اس کو geniune طریقے سے ہم follow نہیں کرتے ہیں اسٹوڈنٹس کے نمائندوں نے مجھ بھی فون پر بات کی کہ ایسی بات ہوئی ہے۔ تو میں نے کہا صحن آجائے وزیر اعلیٰ ہاؤں میں آپ کو فوراً

اسی ظاہر و زیر اعلیٰ کیساتھ ملا کے جوان کا اور انتظامیہ شاید انتظامیہ غلط بیانی کر رہی ہو شاید کوئی اور غلط بیانی کر رہا ہو تو ان سب کو ہم بیٹھا کے جس result تک ہم پہنچیں گے ہم اس بندے کیخلاف کارروائی کریں گے ضرور اس میں اسٹوڈنٹس بھی young blood ہے جذباتی ہو کے کچھ بات کرتے ہوں گے ہم نے صحیح تحقیقات کرنے کے بعد ہی کسی کو سزا دینی ہوتی ہے جس طرح میں نے خود دیکھا ہے ہمارے کچھ ایمپی ایز ہپتا لوں میں جا کے ڈاکٹروں سے لڑتے ہیں پولیس اسٹیشن جا کے پولیس والوں سے لڑتے ہیں تو اس کیلئے ایک دن ہم اس کا فیصلہ نہیں کر سکتے ہیں اس کی روپرٹ آجائے۔ بالکل دکی والے معاملے کا بھی وہ کر لیں گے اور آج ہی بیٹھے ہیں ہمیلتھ منظر صاحب ان سے request کرتا ہوں کہ بی ایم سی معاملے کا بھی ان کو بلا کر شوڈنٹس سب کو بیٹھا کر جو بھی قصور وار ہو گا اس کو انشاء اللہ سزا ملے گی اور ملنی چاہیے، بہت شکر یہ۔

**جناب اصغر علی ترین:** وزیر صاحب کہتے ہیں کہ کل مصروف تھار پورٹ آئی ہے کم از کم اس فلور پر تو آپ یہ کہیں کہ ایف آئی آر میں واپس لوں گا اس عوام کے خلاف دکی میں جو جس طرح کا اے سی صاحب نے رو یہ کیا اور اس کے بعد آپ کے فلور کے یقین دہانی کے باوجود ایف آئی آر چاک کی گئی ہے کم از کم اس فلور پر آپ اس بات کی وضاحت کریں کہ میں ایف آئی آر واپس لوں گا۔

**وزیر داخلہ و قبائلی امور و جیل خانہ جات و پی ڈی ایم اے:** دیکھیں اسپیکر صاحب! روپرٹ کے بعد ہی پتہ چلے گا کہ کون قصور وار ہے روپرٹ اسلئے منگوائی جاتی ہے اس میں ہم دیکھ لیں گے کہ قصور وار ہے انتظامیہ نے ایف آئی آر کاٹی ہے تو ہم اس کے خلاف کارروائی کریں گے اگر انتظامیہ کے خلاف کوئی ثبوت نہیں ملے گا تو میں ایف آئی آر کو کیسے ختم کر سکتا ہوں؟ روپرٹ دیکھ کر، ہم تاجر ہوں کو بلا نئیں گے اس میں اسپیکر صاحب! ادھر جو ہڑتال پر لوگ تھے بلا لیں گے ویڈیو زد دیکھ لیں گے ایک طریقہ کارہوتا ہے اس کا یہ طریقہ کار نہیں ہوتا ہے کہ میں اسمبلی میں اٹھ کر کسی کو کہوں ایف آئی آر کاٹ دی کسی کو ہوں ممعطل کر دیا اس کا باقاعدہ ایک طریقہ کارہوتا ہے۔

**جناب اصغر علی ترین:** وہ جو ایف آئی آر کاٹی گئی ہے کم از کم وہ واپس لیں رپورٹ تو اس دن وزیر داخلہ صاحب نے کہا تھا کہ میں نے روپرٹ منگوائی ہے کل مجھے مل جائیگی۔ یہ چار دن گزرنے کے بعد ایف آئی آر کاٹی گئی ہے پھر چار دن گزر جائیں گے پھر ایک اور ڈرامہ ہو گا۔

**وزیر داخلہ و قبائلی امور و جیل خانہ جات و پی ڈی ایم اے:** اصغر خان یہ پاکستان ماشاء اللہ ستر سالوں سے چل رہا ہے آپ نے برداشت کیا ہے ایک دو دن بھی آپ برداشت کر لومسکلہ حل ہو جائیگا۔

**جناب اصغر علی ترین:** چلو یہ دونوں بھی دیکھ لیتے ہیں وزیر داخلہ صاحب۔

**امجید سید محمد فضل آغا:** ہماری بہن نے بولان میڈیکل کے متعلق جو بات کی ہے اور مجھے خوشنی ہے کہ ٹریشری پختہ سے بھی اس کے حق میں رائے آئی ہے اور اپوزیشن کے بھی ہے تو اس میں کوئی قباحت ہے کہ ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائیں آپ کی مرضی سے چند ممبر ان دونوں side سے لے کے اس معاملے کو ایک یعنی neutral طریقے سے پروف کرائیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آغا صاحب! آپ تشریف رکھیں میں منشہ ہیلتھ سے ایک بار اس کی وضاحت پوچھ کر پھر اس کی روشنگ دیتا ہوں۔

**میر اندر حسین لانگو:** جناب اسپیکر میرے بھائی میرے دوست وزیر داخلہ نے جو کہا کہ ہم یہاں فیس بک کے لئے اٹھتے ہیں اور points raise کرتے ہیں اگر یہ بچیاں رات کو ایک بجے تک گورنر ہاؤس کے سامنے بیٹھی تھیں وہ ہمارے فیس بک کی ویڈیوز کیلئے نہیں بیٹھی تھیں جناب والا! اُس دن یہ اپنے بستروں کیسا تھا بی ایم سی کے corridors میں بیٹھی ہوئی تھیں عزت دار گھر والوں کی بچیاں یہ ہمارے فیس بک کی projection کیلئے نہیں بیٹھی تھیں میر صاحب ایک منٹ آپ نے ایک چیز کہی میں اس کی وضاحت کرلوں اور جناب والا! آپ کا استینٹ کمشنر جو الفاظ ان بچیوں کیسا تھا استعمال کر رہا تھا ”کہ آپ ڈاکٹروں کی اوقات کیا ہے میں آپ کو آپ کی اوقات دکھاتا ہوں“ یہ الفاظ اس استینٹ کمشنر نے میرے فیس بک کی projection کے لئے نہیں کی اس کے بعد یہ تمام چیزیں جو بی ایم سی کا واس چانسلر جو ہے وہ جس طرح بچیوں کیسا تھا جس طرح کارویہ اس نے اختیار کیا ہوا تھا ان بچیوں کیسا تھا رات کو ایک بجے پولیس کو بلا کے انتظامیہ کو بلا کے ان کو چوٹیوں سے گھسیٹ کے جو ہے وہ corridiors میں آ کے بستروں سمیت پھیلتے ہیں وہ میرے فیس بک کی projection کیلئے نہیں ہے اور جناب اسپیکر! واس چانسلر کی جو tweets ہیں ٹویٹر پر جوان بچیوں پر جوال زامات لگاتے ہیں شرم آتی ہے اس فلور پر وہ الفاظ دوہراتے ہوئے کہ جن الفاظ کیسا تھا وہ ان بچیوں کے بارے میں comments کرتا ہے ٹویٹر پر، وہ میرے فیس بک کی projection کیلئے نہیں ہے جناب والا! تو ان تمام چیزوں کو realistic بنیادوں پر دیکھ کے ہم ٹھیک ہیں آج کل سو شل میڈیا کا دور ہے ہماری speeches بھی فیس بک پر آتی ہے ان بچیوں کی speeches بھی فیس بک پر چلتی ہیں۔ جام صاحب کے دو گھنٹے دو گھنٹے کی تقاریبھی فیس بک پر چلتی ہیں۔ یہ تمام چیزیں آج کل چونکہ دور ہی سو شل میڈیا کا ہے آپ کی پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کو DPR کے ذریعے جس طرح یہ کیس ہے ان کے گلے میں طوق ڈال کے ان کو نظرول کیا جاتا ہے تو مجبوراً لوگوں کو آج کے اس میکنالوجی کے دور پر فیس بک کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ اس دن ایجاد کیشن کے معاملات پر اس اسمبلی میں گھنٹوں بحث ہوئی اور اس دن next

day کی آپ اسمبلی کی رپورٹنگ اخبارات میں دیکھ لیں، DPR کے ذریعے ان تمام views کو جس طرح kill کیا گیا تو آج کل ہم پرنٹ میڈیا اور DPR کے محتاج نہیں ہیں آج کل چیزیں سو شل میڈیا اور فیس بک اور ان ٹویٹر وغیرہ پر ان چیزوں کے ذریعے عوام تک پہنچ رہی ہیں تو اس میں ہمارا کیا قصور، آپ DPR کو اشتہار کے ذریعے کنٹرول کرنا چھوڑ دیں آپ آزادی صحفت پر قدماً لگانا چھوڑ دیں سو شل میڈیا پر چیزیں آنا خود بخود بند ہو جائیں گی اور ہماری projection بھی بند ہو جائیگی۔ شکر یہ۔

وزیر داخلہ و قبلی امور و جمل خانہ جات و پی ڈی ایم اے: اختر صاحب! میرے خیال سے میری بات شاید ان کو سمجھانے میں نہیں آئی میرے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ اس طرح کی چیزیں یہ اسمبلی میں دو ہماری باتیں سو شل میڈیا میں ضرور آ جاتی ہیں لیکن اس سے حل نہیں نکلتا اس کا حل اس میں ہے کہ ان بچیوں کو جو آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ باہر سوئی ہیں پوری رات ان کو آپ ان کے حلقوں کے نمائندے کے ذریعے ان کو اٹھا کر کسی ذمہ دار شخص وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس لے جائے ان کے مسئلے ان کے سامنے حل کرے، یہ بات دو چار تقریر کرنے سے مسئلے کا حل نہیں ہوتا میرے کہنے کا مقصد یہ تھا اختر صاحب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکر یہ۔ جی میڈم شکلیلہ صاحب۔

محترمہ شکلیلہ نوید قادری: یہ واقعہ جو میں کہہ رہی ہوں کہ استوڈنٹس کونکالا گیا وہ کم استوڈنٹس نہیں تھی جس حالت میں وہ تھی بکتر بندگاڑیاں تھی جتنی فور سز وہاں اندر بیٹھی ہوئی تھی آپ کے تحصیلدار بیٹھے ہوئے تھے اس میں تواتر ڈھائی بجے تک میں خود involve ہوئی، اگلے دن گورنر سے بھی ہم نے میٹنگ کرائی اس کے بعد بھی یہ issue aگر حل نہیں ہوتا ہم تو حل کی طرف گئے میں نے کہا ہم دوست لوگ ہیں نہیں ہے کہ یہاں ریکارڈنگ کی خاطر میں ہم بات کریں گے اور یہ چیزیں out ہوئی۔ ہم تو اگر اس فلور پر بھی ہم بات نہ کرے تو کس فلور پر بات کرے ہم کہاں اپنی آواز اٹھائیں؟ اس کے ساتھ ہی جتنے بھی میرے بھائیوں نے یہاں بات کی اینجوکیشن میں بے ضابطگیوں کی میں صرف ایک post کی بات کرو گئی جو ڈسٹرکٹ مستونگ میں ہے جو میرا علاقہ ہے جہاں کیڈیٹ کا الجزر کے اگر آپ MoUs دیکھیں تو وہاں جو employment Grade One ہے سے لیکر سولہ تک مقامی لوگ ہیں ابھی بھی کیڈیٹ کا الجزر مستونگ میں کسی اور صوبے کا 16 گریڈ پر contractual بندہ اچانک نازل ہو جاتا ہے تو ہم اس فلور پر نہ روئے تو ہم کہاں پر اپنی باتیں quote کریں کہ ہم اپنے بچوں کو کہاں لے کے جائے تو وہ تعلیم ہی حاصل نہ کرے۔ جبکہ وہاں باہر سے لوگوں کو مسلط کیا جاتا ہے تو آپ ان کی بات کرے یہاں تو اگر ہم سب رونا رور ہے ہیں وہ تو ایک پوسٹ ہے 16 گریڈ کا بندہ direct کسی اور province سے آ جاتا ہے اور ہمارے

ڈسٹرکٹ کے بچے جو ہے ناں وہ suffer کر رہے ہیں۔ نہ advertisement ہوتی ہے اس پر نہ کوئی ٹیکسٹ ہے نہ انٹرویو ہے آپ لوگوں کو باہر سے لا کے وہاں پوسٹنگ کرتے ہیں آپ direct تو دیکھ کر MoUs کانج کا یعنی یہی ہوتا ہے کہ علاقائی لوگوں کو بھرتی کریں گے تو باہر کے لوگوں کو آپ کیسے لا کے وہاں پر appointment کرتے ہیں اس پر بھی آپ کو ایکشن لینا چاہیے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** میدم شکریہ۔ جی شام صاحب۔

**جناب ملکھی شام لعل لاسی:** جناب اسپیکر صاحب! اتحل ایلسٹری کانج وہاں پانچ سالوں سے ایک بندے سے کام لیا جا رہا ہے جب یہ advertisement آتی ہے پھر وہ بندہ انٹرویو دیتا ہے انٹرویو دینے کے بعد وہ واحد ایک آدمی تھا sweeper کی seat تھی وہاں جس کا سخنے نام تھا۔ اس پر کیا ہوا ایک واحد آدمی انٹرویو دینے کے بعد وہ چلا جاتا ہے پھر اس کے بعد جب آڑ رہوتے ہیں تو پتہ نہیں کہ کوئی کہاں سے بندہ آگیا اور وہ بندہ وہاں رورہا ہے تو ایسی زیادتیاں جو minority کی سیٹیں ہیں وہاں بھی ہو رہی ہے تو اس کیلئے مہربانی کر کے ایک کمیٹی بنائیں، ہمارے ساتھ انصاف کیا جائے کہ ہم کہاں جائے دو دو سیٹیں ہیں وہاں دوسرے لوگوں کو appoint کیا جاتا ہے اور ان کے ساتھ زیادتی کی جا رہی ہے تو یہ overall اس دفعہ ہوا ہے ایکوکیش میں ساری کرپشن ہوئی ہے ایک نعمت صاحب ہے ڈائریکٹر ہے میں نے اس سے بات کی تھی تو اس نے کہا ہاں آپ ایک ہی بندہ ہے جب آڑ رہا یا یہاں تو دیکھا کسی person third bndے کا آڑ رہا یا ہوا ہے اور وہ رورہ ہے ہیں۔ اس بندے سے پانچ سال تک کام لیا گیا ہے سر! کیونکہ اس کا والد وہاں ریٹائر ہوا تھا اس کے بعد جب وہ آیا تو اس نے اپنا چہا اس لئے رکھا کہ اس کو گھر وہاں اس کو ملا ہوا تھا تو پانچ سال وہ فری میں کام کرتا ہاں اس کے بعد جب پوسٹ آئی تو اس کے ساتھ یہ حشر ہو رہا ہے تو یہ خدارا ان کو خدا سمجھائے اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے اس طرح زیادتیاں نہیں کریں یہ غریب لوگ ہیں ان کی کہاں بدعا جائیں گی تو مہربانی کر کے اس پر تھوڑا سا غور کریں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** دنیش آپ نے تو کبھی ایسا نہیں کہا۔

**جناب دنیش کمار:** سپریم کورٹ کا واضح آڑ رہے کہ اگر ان کے پانچ پرسنٹ کوٹے پر عملدر آمنہیں کیا جاتا تو وہ متعلقة آفیسر تو ہیں عدالت کا مرٹک ہو گا اور میں اس فلور پر اعلان کرتا ہوں کہ معذوروں کے کوٹے پر خواتین کے کوٹے پر اوقایلوں کے کوٹے پر اگر عملدر آمنہیں ہو تو میں سب سے پہلے عدالت میں جاؤں گا۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی منظر ہیاتھ صاحب! آپ اس کی وضاحت کریں گے۔

**میر نصیب اللہ خان مری (وزیر ملکہ صحت):** جناب اسپیکر! معز زار اکین نے کہا بی ایم سی کے حوالے سے انہوں

نے جو کہا ہے یہ بچیوں کی ساتھ کیونکہ آپ کو بھی پتہ اس ظالم بی ایم سی جو ہے یونیورسٹی کے حوالے ہے وہاں واکس چانسلر جو کر رہا ہے ہم سے کوئی نہیں پوچھا جا رہا ہے میں نے دو تین دفعہ ان سے بات بھی کی ہے میٹنگ بھی کی ہے میں نے ان کو یہی کہا ہے کہ بچیاں ہیں یہ اس ظالم بلوچستان، پنجاب اور دوسرے صوبوں سے زمین و آسان کا فرق ہے وہ کہتا ہے یہ بچوں کا صرف جو پڑھنے والے ہیں یہ ڈاکٹر ہیں میں کہا کہ یہ ہاؤس جاب والے ڈاکٹر ہیں یہ بھی بلوچستان کے کوئی تربت سے آیا ہوا ہے کہیں دور سے ان کو بھی توہاشل کا کمرے چاہیے تو انہوں نے یہی کہا ہے ابھی رات کو بچیاں گورنر ہاؤس کے سامنے تھیں میں نے اس سے بات کی ہے ہماری کوشش یہی ہے پھر حکومتی ارکان کا ہے ہمارے لوگ گئے انہوں نے ایک دوستے تو حل کرائے آج بھی میں نے سیکرٹری صاحب کو کہا کہ آپ جائیں ان سے میٹنگ کریں اور اس حوالے سے ہماری کوشش یہی ہے انشاء اللہ ہم ان کا مسئلہ حل کرائیں گے otherwise نہیں ہوا تو ہم اس کے جو حزب اختلاف والے کہہ رہے ہیں کہ کمیٹی بنا کیں میں اس کمیٹی کے بھی حق میں ہوں کیونکہ یہ بلوچستان کی جو بچیاں ہیں ان کو شاباش ہے کہ وہ دور دراز سے یہاں پڑھنے کے لئے آتی ہیں اور یہاں ان کے پاس نہ کوئی کمرہ ہے۔ ابھی 7C صاحب سے بھی ہم نے بار بار بات کی ہے ابھی بھی میں کوشش کر رہا ہوں آج بھی میں نے سیکرٹری صاحب کو یہی کہا ہے کہ آپ جائیں کیونکہ یہ اس طرح نہیں ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ ہاؤس جاب والوں کے علیحدہ ہونا چاہیے۔ میں نے کہا کہ ہونا چاہیے۔ اگر پہلے سے ایک چیز چل رہی ہے آپ اسی کے مطابق چلیں اور اس میں ہم کوشش بھی کریں گے next session میں اس کے لئے ہم لے آئیں اور اس کیلئے ایک کمیٹی بنا کیں، دو تین دن میں ہمارے پاس جو روپرٹ آئیگی ہم اس کو اسمبلی میں پیش کریں گے پھر اس کے بعد یہ لائچ عمل طے کریں گے۔ شکریہ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی شکریہ، جی میرے ساتھ letter پڑھا ہوا ہے۔

**جناب ظاہش جانسن:** لکھا ہے کہ آپ اپنی مدد آپ سے اپنی طرف سے گواہیں بھی کیوں قبولیں pay tax کرتی ہیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** نہیں ابھی اس ڈیپارٹمنٹ کے منسٹر صاحب میر خیاء لانگو ہیں وہ آتے ہیں تو اس سے ہم اس پر بات کرتے ہیں۔

**جناب ظاہش جانسن:** دوسری بات یہ ہے شام لعل بھائی کی بات کی میں تائید کرتا ہوں تمام پوسٹوں پر اکثریت پر ناقص آرڈر دیئے جاتے ہیں جبکہ سیکرٹریٹ اور کارپوریشن یونین کوسل میں جو ہمارے ملازمین ہوتے ہیں ان کو temporary طور پر ڈیپارٹمنٹ base پر کھا جاتا ہے اور پھر وہ جب پانچ جیسے یہ بھائی نے یہ میں اور شام لعل بھائی دونوں گئے پانچ سال ایک بچے نے کام کیا ہے free of cost پھر اب آگئے اس کی پوسٹ اسے نہیں دی جا رہی،

لبیلہ جیسے ڈسٹرکٹ میں پچپس سال سے کبھی کسی کو پوسٹ نہیں دی گئی، پورے بلوچستان میں یہی حال ہے۔ class-IV کی ملازمت ہے۔ کیا انکا بجٹ نہیں منظور ہوتا ان کو عرضی پندرہ ہزار میں عرضی طور بھی منظور ہے تو ٹھیکیاری نظام تین ہزار دیکھ پورے دن ان کو انتہائی ذلت آمیز طریقے سے مستونگ میں چودہ ہزار سرکاری طور پر جاتی تھی تین ہزار نہیں دیا جاتا ہے ہر جگہ پر پانچ پانچ پرسنٹ کوئہ پانچ پرسنٹ نہیں چاہیے ہمیں چاہیے اقلیتوں کو سات اقیتیں ہم یہ کس طریقے تقسیم کریں۔ ہمیں پانچ پرسنٹ علیحدہ دیا جائے، ہندوؤں کو علیحدہ دیا جائے، مسیحیوں کو علیحدہ پندرہ پرسنٹ اس کو coverage کیا جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی شکریہ! اس پر میں آپ کو مسٹر نیشن بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ مسٹر نیشن! اس کا بہتر حل یہی ہوگا کہ سی ایم صاحب سے آپ لوگوں کے لئے ثامن لیں اور آپ ان سے ملاقات میں یہ بات کریں یقیناً یہ ایک افسوسناک المیہ ہے۔ آپ لوگوں کا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا اور لوگوں کا حق ہے، تو میں یہ چاہتا ہوں مسٹر نیشن! کہ آپ سی ایم صاحب جتنے بھی اقلیتی برادری ہے۔ میں رونگ دے رہا ہوں ایک منٹ۔ جتنے بھی یہ ہمارے اقلیتی بھائی ہیں آپ سب کی جو ہے ان سے ایک مینگ fix کر دیں CM صاحب کے ساتھ وہاں ان تمام جو ہیں مسئلے مسائل کو discuss کر کے ان کا کوئی اچھا حل نکال دیں۔ بس اس پر سی ایم صاحب سے ثامن لیکر جو ہے اس کو وہ کر دیں۔۔۔ (مدخلت۔شور)

**جناب اصغر علی ترین:** جناب اسپیکر صاحب! اس کا بہت بڑا مسئلہ ہے ہمارے ڈسٹرکٹ پشین میں ہمیں لوگوں سے عوام سے شکایت موصول ہوئی ہے ویسے بھی تو وفاق کا جواہیک رو یہ ہے صوبائی حکومت کے ساتھ وہ تو سب کے سامنے ہے اور دوسری بات وفاق جو کچھ بلوچستان میں کرنا چاہتے ہیں کر کے چلے جاتے ہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! پشین ڈسٹرکٹ میں ہمیں شکایت موصول ہوئی ہے کہ وہاں بجلی کے نئے میٹر لگائے گئے ہیں اور وہ میٹر اتنے تیز ہیں کہ میرے پاس یہ تین چار چھوٹے میٹر کا مثال کے طور پر آپ ایک دکھانے کے لئے لیکے آیا ہوں کہ اتنا بل آرہا ہے کہ ایک دُگناہیں ہے یعنی جو کچھلے مہینے کا بل آیا ہے 61 ہزار چھوٹے میٹر لگنے کے بعد ایک مہینے اب جو کچھلا پر ان میٹر لگا ہوا تھا اس میں ہے 474 چھوٹے میٹر۔ نوسونو۔ 827-1480۔ یعنی اس رتبخ میں اب یہ 1480 والا بل 61 ہزار پر آگیا اب یہ غریب آدمی کہاں سے پورا کریگا مہنگائی دیکھیں پیروزگاری دیکھیں، اس کے پاس میرا نہیں خیال کہ صوبائی گورنمنٹ کو اعتماد میں لینے کے بعد یہ میٹر لگائے گئے ہیں، یہ بغیر پوچھے اور میں نے سنائے ہمیں شکایت موصول ہوئی ہے کہ یہ میٹر Z KPK میں اور سندھ میں یہ reject ہوئے ہیں اور اس کو ابھی بلوچستان پر یہ آزمار ہے ہیں ہر چیزانہوں نے بلوچستان کے عوام پر آzmanی ہے لہذا آپ سے ایک بڑی گزارش ہے کہ ان غربیوں کو

ان میٹروں سے جان چھڑا کیں اور میں یہ بتاوں یہ تین مہینے کا بل اگر لوگوں نے ادنیمیں کئے پھر وہ میٹر لیجا کیں گے اس کے بعد بھلی نہیں ہوگی ان کے گھر میں الہنا آپ سے گزارش ہے کہ ایک رولنگ دین کیسکو چیف کو بلا کیں۔ اور نئے میٹرز جو لگائے جا رہے ہیں اس کے بارے میں پوچھا جائے، ذرا معلومات کیجئے کہ میٹر کہاں سے آئے پرانے اس میں کیا فرق ہے کیوں اتنا difference آ رہا ہے؟ آپ کی بڑی مہربانی اگر آپ رولنگ دے دیں اس پر۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** اصغر ترین صاحب اگر آپ کو یاد ہو پچھلے دو مہینے پہلے ہم لوگوں نے کیسکو چیف کو یہاں اسمبلی میں بلا یا تھا اور اسی بارے میں ہماری اسے بات ہوئی تھی تو انہوں نے کہا تھا کہ آپ میٹر کہیں بھی لیجا کر کے چیک کر سکتے ہیں۔

**جناب اصغر علی ترین:** جناب اسپیکر! آپ دیکھیں تو صحیح آپ بلا کیں تو صحیح ہم ان کو ساتھ لے کے چلیں لیبارٹری میں چیک کرائیں گے اتنا فرق یعنی آپ اٹھا کے دیکھیں یہ ایک بل نہیں ہے میں آپ کو بتا رہا ہوں دیکھیں باقی same to same یہ پوزیشن ہے۔ دوسرا آپ اٹھا کے دیکھیں 423-285-2130۔ یہ 1300 اور یہاں میں ہزار۔ بائیکس ہزار یہ کم از کم یہ دو سو گناہ میں سو گناہ بل بل ہے جناب اسپیکر صاحب! یہ غریب آدمی کہاں پورا کریگا؟ یہ بل ہیں جو روز مرہ دن کو کھاتا ہے رات کو کھاتے ہیں یہ ان کے بل ہیں یہ بل نہیں ہیں جو سرمایہ دار ہو یا وڈیر ہو، یا جا گیر داد ہو، یا زمیندار ہو، بزرگ میں ہو یہ ان کے بل ہیں میں آپ کو دکھانا چاہتا ہوں کہ یہ جو دن کو کھاتے ہیں اور رات کو کھاتے ہیں۔ مجھے آپ بتائیں غریب آدمی ہیں، بائیکس ہزار کا بل مہینے میں کدھر سے پورا کریگا۔ ناں اس کے گھر اسی ہے ناں اس کے گھر میں ناں کوئی ٹوی ہے ناں اسکے گھر میں کوئی اس طرح کی مشین لگی ہوئی ہے اسے ایک پنکھا اور ایک بل بل اس میں ہیں، بائیکس ہزار کا کہاں سے پورا کریگا۔ الہنا مہربانی کریں کیسکو چیف کو بلا کیں اور ہم بھی آتے ہیں اس سے تفصیل مانگیں کہ میٹر زد را چیک کریں کہ یہ کونسے میٹر لگائے ہیں وفاقی حکومت نے سارا خزانہ ادھر بلوچستان سے پورا کرنا ہے؟ ریکوڈ ک تو یہ کھا گئے ہیں، گواریہ کھا گئے ہیں، سب کچھ یہ کھا گئے ہیں۔ رہ گیا یہ بھلی جو روز مرہ کی ضروریات ہے اس پر بھی ہمیں دبایا جا رہا ہے، الہنا ایک رولنگ اسپیکر صاحب! آپ چیز پر بیٹھے ہوئے ہیں، اختیار مند ہیں، بلا کیں کیسکو چیف کو آپ۔ شکر یہ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکر یہ اصغر ترین صاحب۔

**میر احمد نواز بلوچ:** گیس کے بلوں کا بھی یہی حال ہے کوئی میں جو بھیجا جا رہا ہے تو اس میں اگر GM گیس کو بلا یا جائے کیسکو چیف کے ساتھ تو اس پر۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آپ پاپ وغیرہ چیک کریں leak ا تو نہیں ہیں میرے خیال سے اس لئے زیادہ بل

آرہا ہے۔

**میر احمد نواز بلوچ:** جناب اسپیکر! double triple بل آر ہے ہیں اور اگر اس کے ساتھ GM گیس کو بھی یہاں بلا یا جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** بلا لیں گے، میرے خیال سے یہ وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں، بلا لیں گے آپ تھوڑا اصر  
کریں۔ جی جناب اختر حسین لاڳو صاحب! بیٹھے ہوئے ہیں کہ نکلے ہوئے ہیں باہر، اچھا۔ جناب اصغر علی  
ترین صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 183 دریافت فرمائیں، منشی صاحبان تو نہیں ہیں۔ (مدخلت۔ مائیک بند۔ شور)  
جی محکمہ امور پرورش حیوانات جس کے منشی صاحب نہیں آئے ہیں ان کے تمام سوالات defer کیے جاتے ہیں۔ اور  
محکمہ جنگلات کے بھی میرے خیال سے نہیں ہے، جی نہیں تو منشی سے خود کرنا چاہتے ہیں، کوئی ضمنی سوالات ہوا۔ ہاں  
اس طرح تو پھر ہر منشی کو شکریا کہ سوالات والے دن نہیں آئیں کسی اور کو موقع دینا۔ (مدخلت) نہیں، یہاں  
کچھ کے جوابات موصول نہیں ہوئے ہیں تو منشی سے خود کرنا چاہتے ہیں۔ میرے خیال سے تمام  
سارے سوال آئے ہوئے ہیں پانچ سوالوں کے جوابات ہمیں موصول نہیں ہوئے ہیں۔ میرے خیال سے تمام  
سوالات کو defer کیا جاتا ہے اگلے اجلاس کے لئے۔ وقفہ سوالات ختم۔ توجہ دلاؤ نوٹس۔ کارروائی کی نیچ میں تھوڑا  
میرے خیال سے آپ کو بعد میں موقع دیتا ہوں۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** میرے سوالات کے جوابات نہیں آئے ہیں تین سوالات ہیں ان کے جوابات موصول  
نہیں ہوئے ہیں ایک سوال یہ تیسری بار میرا ادھر آ رہا ہے کہ ہم باہر سے کوئی پودے نہیں منگوارہے ہیں اس کا جواب تو  
میرے خیال جس دن یہ اسمبلی وجود میں آئی ہے میں نے دیدیا تھا بار بار ہر دفعہ ایک سوال کا جواب آرہا ہے اور وہ یہ  
show کرتے ہیں کہ ہم نے سوال کا جواب دیا تھا جو اصل سوالات ہیں ان میں سے کسی سوال کا جواب نہیں آیا ہے  
تو یہ ایک سوال ہے اس کا میں آپ کو بتاؤں گا کہ بیرون ملک سے ہماری حکومت کتنے پودے اس کا جواب یہ ہے کہ ہم  
وہاں سے کوئی پودے امپورٹ نہیں کرتے ہیں تو یہ تیسری دفعہ اس کا جواب آرہا ہے یہ ہو گا بس ختم یہ تیسری دفعہ پھر  
دفعہ re-print ہو رہا ہے۔

**میر اختر حسین لاڳو:** میرا سوال نمبر 36 تھا اگر آپ اسمبلی کا ریکارڈ چیک کر لیں آپ ہی نے روونگ دیا تھا اسکی  
انکوائری کے لئے PAC میں بھجوانے کے لئے اور اس میں ہم باقاعدہ اس پر انکوائری بھی کیا تھا آیا یہ سوال ہم وہاں  
نمٹایا بھی تھا اس پر ہمارے جو directives ہیں، وہ بھی گئے ہیں۔ تو یہ میرے خیال سے اب اس کو یہاں سے  
wash کیا جائے کیونکہ پچھلی مرتبہ جب یہ اسمبلی میں table ہوا تھا اس پر کافی بحث ہوا تھا پھر سردار عبدالرحمٰن منشی کی

طرف جواب دے رہے تھے انہوں بھی یہ point رکھا تھا پھر آپ ہی نے رولنگ دیا تھا کہ اس کو PAC میں ان سوالوں کو discuss کیا جائے ان کی انکوائری کی جائے سیکرٹری صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے تو اس کی باقاعدہ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** کس سوال کی بات کر رہے ہیں آپ۔

**میرا خنزیر حسین لانگو:** question No.36. جو لائیو ٹوکاک سے متعلق ہیں میرے یہ پلک اکاؤنٹس کمیٹی میں ہم take up بھی کر لیے ان پر انکوائریز بھی ہو گی اس پر ہم نے directives بھی دے دیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** چلو اس کو نکال دے دیتے ہیں کارروائی سے۔

**میرا خنزیر حسین لانگو:** ان کو ریکارڈ سے نکال دیں کیونکہ ایوان کا وقت ضائع ہو رہا ہے ان پر already سب کچھ ہو چکا ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی شکر یہ جناب احمد نواز بلوج صاحب تو آپ توجہ دلا و نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

**حاجی احمد نواز بلوج:** شکر یہ جناب! کیا وزیر موصوف منصوبہ و ترقیات از راہ کر مطلع فرمائیں گے:  
(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوئی نئی پکج کے تحت بلند خصوص حلقات 30-31-32 میں ترقیاتی کام شروع کئے گئے ہیں۔ اس بابت حلقات 30-31-32 کے منتخب نمائندوں سے کوئی مشاورت نہیں کی گئی ہے۔

**(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو اس کی وجہ بتائی جائے اور کیا حکومت 30-31-32 کے منتخب نمائندوں کو مذکورات ترقیاتی کاموں کے بابت بریفینگ بھی دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔**

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** میرے خیال میں سی ایم صاحب اس کے منظر ہیں وہ آج نہیں آئے تو اس کو بھی الگ سیشن کے لیے رکھتے ہیں۔

**حاجی احمد نواز بلوج:** سر! اس میں اگر میں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** نہیں سوال کو توجہ دلا و نوٹس کو بھی الگ سیشن کے لیے defer کیا جاتا ہے۔

**میرا خنزیر حسین لانگو:** ٹھیک ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

**جناب صدر حسین (سیکرٹری اسمبلی):** انجینئر زمرک خان اچھزئی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ کوئی نہ سے باہر ہونے کی بنا آج کے نشست سے شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** سردار عبدالرحمن کھیتر ان صاحب نے بذریعہ فون مطلع فرمایا ہے کہ وہ کوئی نہ سے باہر ہونے کی بنا آج تا اختتام اجلاس شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** نوابزادہ طارق مگسی صاحب نے بذریعہ فون مطلع فرمایا ہے کہ وہ کوئی نہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** میر سلیم احمد حکومہ صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ کوئی نہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** سردار مسعود خان لوئی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ ناسازی طبیعت کی بنا آج تا اختتام اجلاس شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** جناب مٹھا خان صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ کوئی نہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** میر محمد عارف محمد حسنی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ ناسازی طبیعت کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** حاجی محمد خان لہڑی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ کوئی نہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** سردار یار محمد رند صاحب نے کوئی نہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت کرنے کی درخواست کی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** نواززادہ گہرام بٹی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ کوئئی سے باہر ہونے کی بناء آج اور 12 اکتوبر کی نشتوں سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** جناب شان اللہ بلوچ صاحب نے کوئئی سے باہر ہونے کی بناء آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** مولوی نور اللہ صاحب نے کوئئی سے باہر ہونے کی بناء آج کی نشست سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** میر یوسف عزیز زہری صاحب نے نجی مصروفیات کی بناء آج کی نشست سے منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** میرزاد علی ریکی صاحب نے نجی مصروفیات کی بناء آج کی نشست سے رخصت کرنے کی درخواست کی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** محترمہ مستورہ بی بی نے ناسازی طبیعت کی بناء آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

جی جناب نصر اللہ خان زیرے کی جانب سے تحریک التوانہ 2 موصول ہوئی ہے قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی

اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 75(اف) 75(اے) کے تحت تحریک نمبر 2 پڑھ کر سنتا ہوں۔ تحریک یہ ہے

کہ 14 ستمبر 2019ء کو ہر نائی پولیس ایریا میں 20 سے 25 کے قریب مسلح ڈیشنٹردوں نے سرعام سرور خان نامی

کوئلہ پیٹی ٹھیکیدار کو گولی مار کر شہید کر دیا اسی طرح 28 ستمبر 2019ء کو چجن میں جمیعت علماء اسلام کے رہنماء مولانا

محمد حنیف کو ساتھیوں سمیت اور یکم اکتوبر کو مسلم باغ میں لیویز سپاہی رفیع اللہ کوٹاگٹ کلگنگ کر کے شہید کر دیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ وہ لوار الائی میں بھی ڈیشنٹردوں کا واقعہ رونما ہوا ہے جس کے باعث نصر اللہ خان زیرے صاحب آپ

خاموش ہو جائیں صوبے کے عوام میں خوف و ہراس پایا جاتا ہے لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر مذکورہ واقعات اور صوبے میں امن و امان کی مجموعی صورت حال کو زیر بحث لایا جائے۔ آیا تحریک التوانہر 2 کو پیش کرنے کی اجازت دی جائے؟ جوا رائے کین تحریک کے حق میں ہیں وہ اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں تحریک کے قاعدہ (2) 75 کے تحت مطلوبہ اکثریت اراکین اسمبلی کی حاصل ہو گئی ہے۔ لہذا جناب نصراللہ خان زیرے صاحب آپ اپنی تحریک الٹا نمبر 2 پیش کریں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** Thank you جناب اسپیکر صاحب! تحریک التوانہر 2 میں اسمبلی تو اعدو انضباط کار محیریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت تحریک کا نوٹس دیتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ 14 ستمبر 2019ء کو ہر نانی پولیس ایریا میں 20 سے 25 کے قریب مسلسل ڈھنگردوں نے سر عام سرور خان نامی کوئلہ پیٹی ٹھیکیدار کو گولی مار کر شہید کر دیا۔ اسی طرح 28 ستمبر 2019ء کو چون میں جمعیت علماء اسلام کے رہنماء مولانا محمد حنفی کو ساتھیوں سمیت اور کیم اکتوبر کو مسلم باغ میں لیویز سپاہی رفیع اللہ ثار گٹ ٹکنگ کر کے شہید کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ وہ لورالائی میں بھی ڈھنگر دی کے واقعہ رونما ہوئے ہیں جس کے باعث صوبے عوام میں خوف و ہراس پایا جاتا ہے۔ اسی طرح خپدار میں نوابزادہ امان اللہ زہری کی شہادت کا واقع ہوا۔ لہذا اسمبلی کی آج کی کارروائی روک کر مذکورہ واقعات اور صوبے میں امن و امان کی مجموعی صورت حال کو زیر بحث لایا جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** تحریک التوانہر 2 پیش ہوئی لہذا تحریک التوانہر 2 کو مورخہ 12 اکتوبر 2019ء کی نشست میں بحث کے لیے منظور کیا جاتا ہے۔

جناب اصغر علی ترین کی جانب سے سے بھی تحریک التوانہر 3 کا نوٹس موصول ہوا چونکہ تو اعدو انضباط کار محیریہ 1974ء قاعدہ نمبر 72 (الف) کے تحت ایک سے زائد تحریک التوانہر 3 نہیں ہو سکتی۔ لہذا تحریک التوانہر 3 کو مورخہ 12 اکتوبر 2019ء بروز ہفتہ کی نشست کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے۔ ملک سکندر خان ایڈ و کیٹ صاحب! قائد حزب اختلاف اپنی قرارداد نمبر 43 پیش کریں۔ نماز کے لیے پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(نماز مغرب کے وقته کے بعد دوبارہ اسمبلی کا اجلاس 6 بجک 55 منٹ پر شروع ہوا)

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** ملک سکندر ایڈ و کیٹ صاحب، چونکہ ان کی قرارداد ہے وہ میرے خیال سے باہر گئے ہوئے ہیں تو آپ میں سے کوئی ان کی جگہ قرارداد نمبر 43 پیش کریں۔

**حاجی محمد نواز کا کڑ:** ہرگاہ کہ حبیب اللہ تھرمل پاور پرو جیکٹ کے تحفظ کے لیے ڈپٹی کمشنز کوئٹہ نے سرہ غرگئی، الماس،

وچشمہ اچوزئی ایریا سے 45 لیویز ملازمین بھرتی کیے ہیں لیکن اب تک ان کی سروں regular نہیں ہوئی ہیں تنخواہ بھی 8 یا 10 ماہ بعد دی جاتی ہیں۔ سرکاری ملازم کی حیثیت کی وہ تمام مراعات سے محروم ہیں ان تمام ملازمین کی regular تعیاتی کی سمری ہوم سکرٹری کے پاس ہے۔ اور ڈی جی لیویز نے regular کرنے کے بارے میں بھی سفارش کی ہے۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ عرصہ دراز سے تعینات لیویز ملازمین کو regular کرنے اور انہیں مراعات جو سرکاری لیویز کے ملازمین کو ملتے ہیں دیئے جائیں تاکہ ان ملازمین میں پائی جانے بے چینی اور احساس محرومی کا خاتمه ممکن ہو سکے۔ شکریہ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی شکریہ قرارداد نمبر 43 پیش ہوئی۔ admissibility کی وضاحت فرمائیں۔

**حاجی محمد نواز کا کڑ:** ملک صاحب! آپ موجود نہیں تھے میں نے آپ کی قرارداد پیش کی۔

**ملک سکندر خان ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف):** آپ کا بہت بہت شکریہ حاجی محمد نواز کا کڑ صاحب۔ thank you جناب اسپیکر! اس سلسلے میں پہلے بھی میں نے گزارش کی تھی اس ہاؤس میں۔ ایک توجہ دلاؤ نوٹس پر۔ اور ہاؤس تقریباً اس بات پر متفق ہوا کہ ان کے حق میں فیصلہ ہو جائے۔ جناب اسپیکر! اپوزیشن اس طرح ہے کہ یہ ملازمین 1999ء اور 2000ء میں حبیب اللہ پاور پروجیکٹ کے لیے بھرتی ہوئے تھے بھیت لیویز سپاہیوں کے۔ اُس کے بعد جناب اسپیکر! یہ اپنی ڈیپویٹ سرانجام دے رہے ہیں۔ لیکن unfortunately جناب اسپیکر! اسکے ساتھ تیرے درجے کے ملازم کا سلوک کیا جا رہا ہے۔ آٹھ آٹھ ماہ انکے تنخواہیں بند ہیں۔ پھر آٹھ مہینے کیا بعد تنخواہیں دی جاتی ہیں۔ اسکے ساتھ جو سالانہ انکریمنٹ ہوتا ہے۔ جو ہر ملازم کا حق ہے۔ وہ انہیں نہیں دیا جاتا ہے۔ fixed pay 1999ء اور 2000ء سے اپنی ڈیپویٹ سرانجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے سرکار کے دروازیں بہت کھٹکھٹائے اور آخر میں یہ سروں ٹریبوں لے گئے جناب 2011ء میں جناب اسپیکر! سروں ٹریبوں نے ان ملازمین کے حق میں فیصلہ کیا ہے۔ اور یہ آرڈر دیا گیا ہے کہ انہیں فوری طور پر regularise کیا جائے۔ یہ جناب سروں ٹریبوں کا فیصلہ ہے۔ اسکا relevant portion جناب میں

عرض کروں گا:

The Secretary Home and Tribal Affairs Department is hereby directed to issue the confirmation orders of the appellants as levies thehsidar from the date of their appointment. They should be provided equal facilities and privileges as provided to other levies thehsidar in Balochistan. Their

services books be prepared.

یہ فیصلہ ہوا ہے جناب 2011ء میں۔ اب یہ اس کے بعد بھی درخواستیں دیتے چلے آ رہیں ہیں۔ اور اب تک نہ انہیں regularize کیا ہے۔ نہ انکے سروں بک تیار ہوئے ہیں۔ اس حد تک بھی ہوا ہے۔ سپریم کورٹ میں جب یہ گئے جناب اسپیکر! تو یہاں انہوں نے waive کیا جو اتنے مراقبات تھے 2010 تک نہیں دیئے گئے تھے۔ تو سپریم کورٹ میں انہوں نے کہا کہ جی ہم چاہتے ہیں۔ صرف ہماری confirmation ہو جائے۔ ہمیں regularize کیا جائے۔ تو سپریم کورٹ نے پھر اس سروں ٹریبیونل کے آرڈر کو maintain رکھا۔ اب جناب اس وقت جو صورتحال ہے۔ سیکرٹری ہوم نے 29 مارچ 2019ء کو ڈی جی لیویز کو ایک خط لکھا ہے کہ سروں ٹریبیونل کی judgment کیلئے اقدامات کیئے جائیں۔ اب تک یہ اقدامات کیوں نہیں ہوئے؟ اس کے بعد جناب اسپیکر! DG لیویز نے ایک ہوم سیکرٹری صاحب کو لیٹر لکھا کہ جی انکے regularization کے آرڈر زبالتا خیر issue کیئے جائیں۔ تاکہ ہم contempt کے زمرے میں نہ آ جائیں۔ کیونکہ یہ عدالت کا ایک فیصلہ ہے۔ یہ انکا جبوری میں ایک لیٹر ہے۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ اتنی تتخیال اور اتنی تکالیف انہوں نے برداشت کیئے ہیں۔ تو یہ انکا حق بتا ہے عدالت نے بھی انکے حق میں فیصلہ دیا ہے۔ ہوم سیکرٹری صاحب بھی یہ لکھتے ہیں کہ انکو regularize کیا جائے۔ DG لیویز بھی کہتا ہے کہ انکے regularization اور confirmation کے آرڈر زبالتا خیر issue کیئے جائیں۔ لیکن اب تک کارروائی نہیں ہو رہی ہے جناب اسپیکر! فروری 2019ء میں جناب اسپیکر! یہاں کچھ ملازمین تھے۔ کوئی ساتھ کے قریب مانسٹر و دیو یا اسٹیشنری پرسات ملازمین تھے کوئی نہیں میں۔ پانچ پیشین میں۔ پانچ موئی خیل میں۔ پانچ اور الائی میں۔ اور قلعہ سیف اللہ میں میں۔ انکے ساتھ بھی اس قسم کا سلسلہ چل رہا تھا۔ گورنمنٹ آف بلوچستان نے ان ساتھ لیویز ملازمین کو 26 فروری 2019ء کو regularize کیا ہے۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ انکو ایسے ایڈ ادینا یہ مناسب نہیں ہے۔ جب انکے حق میں بھی فیصلہ ہوا ہے۔ اور یہ گورنمنٹ آف بلوچستان کے employees ہیں تو یہ مہربانی فرمائی جائے۔ کہ انکو regularize کیا جائے from the date of their appointment۔ اور مراقبات کیلئے پہلے سے انہوں نے سپریم کورٹ میں کہہ دیا ہے کہ ہم ایک۔ اور میں اپنی معزز اکیں سے بھی دست بستہ گزارش کروں گا کہ یہ جو ملازمین میں ہیں۔ انتہائی پریشانی اور کسپری کے حالت میں ہیں۔ انکی مدد کی جائے۔ یہی میری استدعا ہے۔

Thank you very much.

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی شکریہ۔ آیا قرارداد نمبر 43 منظور کی جائے؟ آپ لوگوں کی آوازیں نہیں آ رہی ہیں۔ جی

قرارداد نمبر 43 منظور ہوئی۔

جناب میرزاد علی ریکی صاحب آپ اپنی قرارداد نمبر 45 پیش کریں۔ چونکہ وہ نہیں ہیں تو انکی قرارداد اگلے اجلاس کیلئے defer کی جاتی ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے صاحب۔ اپنی قرارداد نمبر 53 پیش کریں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: thank you جناب اسپیکر صاحب۔ ہرگاہ کہ تاپی گیس پاپ لائن جو کہ ترکمانستان، افغانستان سے ہوتے ہوئے ہمارے صوبے کے اضلاع چن، قلعہ عبداللہ، پشین، زیارت، اور الائی اور موئی خیل سے ہوتے ہوئے صوبہ پنجاب میں داخل ہوگا۔ اور اس منصوبے پر تقریباً دس ارب ڈالر کا خرچ آئیگا۔ 65 انج کے اس پاپ لائن کیلئے پانچ سو میٹر لینی آدھا کلو میٹر علاقہ محفوظ کیا جائیگا۔ سیکورٹی کی وجہ سے مذکورہ علاقوں کے جنگلات کاٹے جائیں گے۔ جس کی وجہ سے کم و بیش سو کے قریب گاؤں متاثر ہونگے۔ اور اس طرح علاقے کے ماحولیات پر بھی اثرات پڑیں گے۔ اس حقیقت کے باوجود صوبے کے مذکورہ علاقوں کو اس پاپ لائن سے لنک دینے سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ جو کہ صوبے کے ساتھ سراسر زیادتی کے مترادف ہے۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کریں کہ مذکورہ گیس پاپ لائن صوبے کے جس بھی ضلع سے گزرے۔ وہاں کے مکینوں کو گیس کی فراہمی کو یقین بنانے کیلئے عملی اقدامات اٹھائے جائیں۔ اور اس بابت زمینوں کے معاوضوں کو اور ملازمتوں کی تعداد اور طریقہ کاربھی وضع کریں۔ نیز اس بات کی بھی یقین دھانی کرائی جائے کہ متعلقہ ضلعوں میں گیس اسٹیشن اور گھریلو گیس لائن دیا جائے۔ نیز زمینوں کے معاوضے صوبہ پنجاب کی طرز پر دیئے جائیں۔ اور اس منصوبے سے ہونے والے روپیہ میں صوبہ بلوچستان کیلئے فارمولہ بھی وضع کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی admissibility کی وضاحت فرمائیں۔

نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر صاحب آپ کا بہت بہت شکریہ۔ کہ آپ نے اس اہم قرارداد۔ جس کا تعلق تمام صوبے سے رکھتا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! جیسا کہ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ تاپی گیس پاپ لائن ترکمانستان، افغانستان، پاکستان، ائٹیا۔ یہ ایک بڑا پرانا معہاہدہ تھا۔ درمیان میں یہ سر دخانے میں چلا گیا۔ اب دوبارہ اس پاپ لائن کی تقریباً feasibility رپورٹ مکمل ہو گئی ہے۔ اور اس پر کام بھی جاری ہے۔ جو اسکا ہر ایک پراجیکٹ کا جہاں جہاں لگتا ہے۔ اس کے کچھ اصول و ضوابط ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے جناب اسپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی اسپیکر: be serious! order in the House مسٹر دیش!

جناب نصراللہ خان زیرے: thank you جناب اسپیکر۔ سب سے پہلے ہر ڈسٹرکٹ میں جہاں جہاں بڑے

بڑے پروجیکٹ ہوتے ہیں۔ انکے عوام پر اچھے اثرات کے ساتھ ساتھ اس علاقوں پر بڑے اثرات بھی مرتب ہونگے۔ بہر حال اس منصوبے کی ہم ایک لحاظ سے ہم اس کی تائید و حمایت کرتے ہیں۔ لیکن اس منصوبے سے جناب اسپیکر صاحب! اس کے بڑے اثرات بھی پڑیں گے۔ جب یہ پائپ لائن افغانستان، ڈیورنڈ لائن سے اس پار جب چن میں داخل ہوگا۔ ڈسٹرکٹ قلعہ عبداللہ میں داخل ہوگا۔ اس کے بعد یہ ضلع پیشین میں داخل ہوگا۔ ضلع زیارت کا علاقہ touch کرتے ہوئے یہ لورالائی جائے گا۔ لورالائی سے پھر آپ کے ڈسٹرکٹ موئی خیل سے ہوتے ہوئے یہ پنجاب جائیگا۔ پنجاب سے پھر یہ آگے جا کر کے انڈیا تک جائیگا۔ جو ایک معہدے کا ایک پورا طریقہ کار ہے۔ اور یقیناً یہ جس طرح قرارداد میں کہا گیا ہے کہ یہ پائپ لائن چھپن انج کا ہوگا۔ بہت بڑا پائپ لائن ہوگا۔ اور اس کیلئے جہاں جہاں سے یہ پائپ گزریگا۔ کم و بیش آدھا کلومیٹر کا علاقہ reserve کر دیا جائیگا۔ اور ظاہری بات ہے کہ جہاں جہاں سے گزریگا۔ یہاں گاؤں متاثر ہونگیں، جنگلات متاثر ہونگے۔ لوگوں کے درمیان ایک جیسا ہم ڈیورنڈ لائن کا ذکر کر رہے ہیں۔ لوگوں کو اس دوسرے ڈیورنڈ لائن سے اسے divide کیا جائیگا۔ محلے divide ہونگے۔ ایک طرف کے لوگ ایک طرف رہ جائیں گے۔ دوسرے کی طرف آپس میں رابطہ منقطع ہوگا۔ اس لیئے کہ درمیان سے شاید وہ خاردار تار گزریگا۔ تاکہ لوگ اس پائپ لائن سے گزرنے سکیں۔ درخت کاٹے جائیں گے۔ تو محولیات پر مختلف اثرات ہونگے۔ اس کے لیے ضروری یہ ہوتا ہے جناب اسپیکر! کہ public forum کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ public forum means اس جو وزارت پڑو لیم اینڈ گیس یا جو کمپنی کام کر رہی ہے۔ وہ انکے آفسران آکر کے عوام کے، انکے منتخب نمائندے چاہے صوبائی اسمبلی کے ہوں۔ چاہے قومی اسمبلی کے ہوں۔ چاہے ڈسٹرکٹ کونسل کے ہوں۔ چاہے یونین کونسل کے ہو۔ چاہے عام لوگ ہوں۔ انکو بُلا یا جاتا ہے۔ انہیں سُنیں جاتا ہے۔ انکے جو علاقوں پر اثرات ہوتے ہیں۔ انکو سُنا جاتا ہے۔ لیکن جناب اسپیکر صاحب! ڈسٹرکٹ موئی خیل سے آپ کا علاقہ ہے۔ شاید آپ کو پتہ بھی نہیں ہوگا کہ آپ کو کب بُلا یہیں public hearing کیلئے۔ موئی خیل ضلع میں کیا public hearing ہوئیں؟ کیا آپ بُلا یا گیا۔ کیا آپ سُنا گیا؟ کیا موئی خیل ضلع کے لوگوں کو، عام عوام کو سُنا گیا؟ کہ جب یہ موئی خیل سے گزریگا۔ وہاں کیا کیا اثرات ہونگے۔ کیا لورالائی میں public hearing ہوا۔ کیا ہوئی؟ ایک پیشین میں ہوا۔ وہ بھی محدود طرز کے۔ کچھ خاص لوگوں کو بُلا یا گیا تھا۔ اور openly جس طرح public hearing ہوتی ہے۔ سینکڑوں لوگ آتے ہیں۔ ہزاروں لوگ آتے ہیں۔ عوام کے نمائندے آتے ہیں۔ وہ بولتے ہیں۔ وہ جو بھی ہیں۔ وہ اپنے تحفظات کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن جناب اسپیکر! ایسا کچھ نہیں ہوا۔ اور یہ بھی آپ کو پتہ ہے جناب اسپیکر

صاحب کہ ہمارے تمام ڈسٹرکٹ کا جس کامیں نے نام لیا۔ وہاں کوئی گیس اسٹیشن نہیں ہوگا۔ بس یہ پائپ زمین کے نیچے ہوگا۔ کتنا نیچے ہوگا۔ اور یہاں سے جاتے ہوئے پنجاب جائیگا۔ اور آپکو یہ بھی پتہ ہے کہ پنجاب میں کم از کم سات، آٹھ اُسکے گیس اسٹیشنز ہونگے۔ تو ہمیں کیا فائدہ ہوگا؟ کیا ہمارے زمینیں جو وہ لیں گے کس معاوضے کے تحت لیں گے؟ جب ہماری چراگاہیں، ہمارے درخت کاٹے جائیں گے، جنگلات تو انکا کیا معاوضہ ہوگا؟ کیا ملازمتیں ہمیں دی جائیں گئی۔ ایسا کچھ ہمیں ابھی تک کوئی surety نہیں دی گئی ہے۔ کوئی تحریری طور پر یہاں صوبے کے عوام کو کوئی ہمیں جو ہے ناہ ہمارے تحفظات کو نہیں سنا گیا جناب اسپیکر! دوسرا بات یہ ہے کہ ہماری یہ demand ہے کہ کم از کم جتنا بڑا پروجیکٹ ہے۔ ہم دیسے بھی اب محروم ہیں۔ سوائے کوئی، پیش، قلات، مستونگ کے۔ باقی آپکے جتنے بھی ڈسٹرکٹ ہیں سب گیس سے محروم ہیں۔ زیارت کا صنوبر کا جنگل۔ دُنیا کا دوسرا بڑا جنگل۔ وہ 70 فیصد ضائع ہو گیا۔ اس جنگل کے کامنے کی وجہ سے ہماری موسمیات پر جواہرات پڑے ہیں۔ جو بارشیں کم ہوئیں۔ وہ آپکو بھی بخوبی علم ہے۔ باقی جب یہ گیس پائپ گزریگی۔ اسکی جو منفی اثرات ہیں اس کو روکھنے کیلئے اگر موثر اور جامع حکمت عملی طے نہیں کی گئی ہے۔ تو یہ ہمارے علاقوں کو اور جو ہے تقضانات پہنچائیں گے۔ میں سمجھتا ہوں جناب اسپیکر صاحب! کہ سب سے پہلے جو لائن گزریگی۔ جو پائپ گزریگی۔ جو آدھا کلو میٹر کا علاقہ محفوظ ہوگا۔ اس میں ایسے راستے، گزرگا ہیں بنائی جائیں۔ تاکہ لوگ آپس میں divide نہ ہو سکیں۔ یہ ہمارے لیے دوسرا durand line بن جائے۔ لوگ جو ہے ناہ آپس میں مل سکیں۔ اور دوسرا بات جناب اسپیکر! کہ جہاں جہاں سے یہ گیس گزرتی ہے۔ جس طرح مطالبه کی گی ہے اس قرارداد میں۔ کہ اُن اُن علاقوں میں۔ چن سے گزریگا۔ چن ہیدکو ارٹر ہے۔ قلعہ عبداللہ ہے۔ وہاں اسٹیشن بنایا جائے۔ وہاں کے لوگوں کو گیس فراہم کی جائے۔ جب یہ پیشیں سے گزریگا۔ تو پیشیں کے عوام کو وہاں گیس فراہم کی جائے۔ زیارت کے عوام کو گیس فراہم کی جائے۔ اور اُس کے ساتھ پھر لوار الائی۔ پھر موسیٰ خیل کے ڈسٹرکٹ کو۔ یہ ہمارا مطالبه ہوگا۔ اور دوسرا یہ ہے کہ جس طرح دُنیا میں اب ہے کہ درخت کاٹنے پر مکمل پابندی ہے۔ یہ قانون بننا ہوا ہے۔ ہمارے ہاں بھی ماحولیات کا قانون ہے۔ کوئی درخت آپ نہیں کاٹ سکتے ہو۔ تو اس کا یہ ہے کہ آپ جو درخت آپ ضائع کریں گے۔ اس کو اٹھا کر کے آپ دوسرا جگہ لگالیں۔ اور تاکہ جو درخت بھی وہ راستے میں آیا گیس پائپ لائن کا وہ وہاں سے ضائع ہو کر دوسرا جگہ جائے۔ دوسرا بات یہ ہے کہ یہاں ملازمتوں کا پورا تعین ہونا چاہیے کہ ہر ڈسٹرکٹ میں وہاں کے لوگوں کو ملازمتیں دی جائیں۔ ہوتا یہ ہے کہ کام یہاں ہورہا ہے۔ گاڑیاں، لوڈرزو، غیرہ۔ کنٹریکٹرز سب باہر سے آتے ہیں۔ تو ہمارے عوام کو کیا فائدہ ہوگا؟ دیسے بھی یہاں اگر لیکچر جنم ہوا۔ آپکا لا یوسٹاک، لاکھوں مال مویشی مر گئے۔ لاکھوں درخت

کاٹے گئے ہیں۔ حکومت کی طرف سے کوئی وہ پیشج نہیں دیا جا رہا ہے۔ لوگ اب کیا کریں؟ بارڈر جو ٹریڈ ہے ہماری چن پر۔ وہ تو پابندی لگائی گئی ہے۔ کوئی سے چن آتے ہوئے۔ کوئی دس ایف سی کی وہاں چیک پوسٹ ہیں۔ ابھی یارو میں جو ہے ناں ایف سی کے الہکاروں نے جس طرح بے گناہ لوگوں پر فائزگ کی۔ بارہ، پندرہ لوگ recently زخمی ہو گئے تھے۔ جناب اسپیکر! ویسے بھی ہمارے صوبے کے عوام کی جو بتائی، بر بادی ہے۔ وہ آپ کے سامنے ہے۔ لہذا یہ بات ضروری ہے کہ تاپی گیس کمپنی جو ہے۔ جو پروجیکٹ ہے جو چلا رہی ہے وفاقی وزارت پڑولیم اینڈ گیس۔ وہ ہماری ملازمتوں کو یہاں کے عوام کے ملازمتوں کو وہ تحفظ فراہم کریں۔ اور جو گیس اسٹیشن ہے۔ ہر ڈسٹرکٹ میں گیس اسٹیشن بنائی جائے اور اس کے علاوہ زمین کا معاوضہ ہے۔ جہاں جہاں جس زمیندار کا یا جس جس بندے کی وہاں زمین آیگی۔ زمین کی ریٹن جو پنجاب میں وہ لوگوں کو دے رہے ہیں وہ ہمیں بھی دی جائے۔ لہذا میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس اہم قرارداد کا جمکانہ ہمارے آنے والے وقت میں ہمارے علاقوں پر اسکے اثرات مرتب ہونگے۔ ہم چاہ رہے ہیں کہ ایک تاپی گیس پائپ لائن کامل ہو جائے۔ ہماری خواہش ہے پروجیکٹ ہے ڈولپمنٹ ہو گی۔ لیکن اُس میں جس طرح میں نے کہا کہ ہمارے تحفظات کو۔ ہمارے جو خدشات ہے۔ اُس کو تحفظ فراہم کیا جائے۔ میں تمام ممبران سے گزارش کروں گا کہ وہ اس قرارداد کی حمایت کریں۔ ہمارے حکومتی پیپر کے بھی۔ تا کہ یہ تمام صوبے کے عوام کے لیے ایک تخفہ بھی ہو گا۔ اور ہمارے عوام کی آئندہ کی بہتری کے لیے بھی ہو گا۔ thank you

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی شکریہ نصر اللہ خان۔ جی میر صاحب آپ دو منٹ تشریف رکھیں۔ ملک نعیم بات کرنا چاہتے ہیں۔ اُس کے بعد پھر آپ اس پربات کریں۔ جی ملک نعیم صاحب۔

**ملک محمد نعیم بازی (وزیر ایکسائز ٹیکسیشن):** ہم اللہ الراحمن الرّحیم۔ جناب اسپیکر! تاپی گیس پائپ لائن جو کہ بلوچستان کے مختلف شہروں سے گزرے گا۔ اس سے پنجاب میں کارخانے چلیں گے۔ اس پر پائپ لائن سے بالخصوص کوئی عوام کو بھی فائدہ پہنچانے کیلئے اقدامات کیا جائے۔ سردیوں میں سوئی گیس پر یا شریں کی کی وجہ سے عوام کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کوئی کا علاقہ اغبرگ کے عوام آج تک گیس کی سہولت سے محروم ہیں۔ اتنی بڑی گیس پائپ لائن سے کوئی اغبرگ کے عوام کو فائدہ پہنچانے چاہیے۔ بلکہ بلوچستان کے تمام شہروں کے عوام کیلئے اس پائپ لائن سے سہولتوں کی فراہمی کے لئے اقدامات کیا جائے۔ شکریہ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ ملک صاحب۔ جی میر صاحب۔

**میر اسد اللہ بلوج (وزیر مکملہ سماجی بہبود):** قرارداد کی اصولی طور پر میں حمایت کرتا ہوں اگر اس میں تھوڑا

ترمیم کے ساتھ جناب اسپیکر صاحب! جہاں تک بلوچستان کی وسائل کی یا بلوچستان میں مختلف پروجیکٹس کے حوالے سے یہاں دوست اپنے موقف اور اپنے حقوق کی بات کرتے ہیں، یقیناً ہم مطالبه کرتے ہیں وفاق سے قرارداد تو ہم نے کافی پاس کیے ہیں لیکن اس پر عملدرآمد نہیں ہوا۔ گیس کی، جہاں تک تعلق ہے، ہر ایک کی ضرورت ہے، ہر گھر کی ضرورت اور ہر ضلع کی ضرورت ہے ہر یونین کونسل کی ضرورت ہیں۔ سوئی گیس جب یہاں سے نکلی تو یہ پورے پنجاب کی ہر گلی میں ہر محلے میں ہر یونین کونسل میں گئی وہاں کے کارخانے چلے، لاکھوں لوگ روزگار پر لگ گئے اور یہ ڈھانی پائپ جو یہاں سے گزر گیا تو اُس سے لاکھوں لوگوں کو کروڑوں لوگوں کو وہاں فائدہ ہوا۔ لیکن یہاں کے بساں کو کچھ حاصل نہیں ہوا۔ آج بھی جس مقام سے یہ گیس نکلتی ہے وہاں کے لوگ لکڑی جلا رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ریاست میں انصاف کے تقاضے جو تھے یہ 70 سالوں میں پورے نہیں ہوئے۔ مارشل لاء کے زمانے ہوئے، ڈیموکریسی کے زمانے میں ہوئے، جس زمانے ہوئے لیکن جو 22 کروڑ عوام کی ہم بات کرتے ہیں، وہ اب بھی مختلف جو ریاست کے گیس کی شکل میں ہو، بھلی کی شکل میں ہے۔ روزگار کی شکل میں وہ بیچارے محروم ہیں۔ ہر ایک نے آکے اپنی پالیسیاں بنائیں۔ لیکن آج جو بلوچستان کے لوگ میں اپنی ڈسٹرکٹ کی آپ کو بتاؤ۔ ایران کے بارڈر کے ساتھ ہم رہتے ہیں، وہاں سے لکڑی کا توبالکل وہ زمانہ گیا۔ جہاں ایک ٹرک 15 ہزار یادیں ہزار روپے ملتا تھا، تو لوگوں نے کاٹ کاٹ کے وہ جتنے تھے وہ ختم ہو گئے۔ ابھی ہم سلنڈر استعمال کرتے ہیں۔ ایران سے آتا ہے، کافی مہنگی ہوتی ہے، کبھی کبھی 10 یا 20 دن کیلئے مہنے کے لئے بارڈر بند ہوتی ہے تو ہمارے لوگ کافی تکلیف سے میں سمجھتا ہوں کہ صرف یہ جس ڈسٹرکٹ سے گزرے گا اس کی بات توبالکل صحیح ہے ان کا بھی حق بتا ہے تو آج اس فلور کے حوالے سے وفاقی گورنمنٹ ہے جناب عمران خان صاحب وزیرِ اعظم ہے۔ مطالبه کرتا ہوں بلوچستان کے جتنے بھی اضلاع میں گیس کی اسٹیشن نہیں ہے Gas LPG کے اسٹیشن نہیں ہیں، سارے اضلاع میں ترجیحی بنیاد پر جوانے سالوں سے محروم ہوئے ہیں، ان کو گیس مہیا کیا جائے۔ اگر اس قرارداد کو مشترکہ اس طریقے سے پورے بلوچستان کو ہم اس میں شامل کریں تو میرے خیال میں اس کی خوبصورتی اور بڑھے گی اور بہتر ہو گا۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی شکریہ۔ جی۔

جناب نور محمد دہڑ (وزیر برئے ملکہ پی انج ای وواسا): جناب اپنیکر! معزز رکن اسمبلی نے جو قرارداد پیش کی، ان کی ہم حمایت کرتے ہیں میں اپنی طرف سے مکمل حمایت کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یقیناً اس قرارداد میں بہت وزن ہے تو یہ ایک حقیقت پرمنی قرارداد ہے۔ تو یہ گیس پائپ لائن جہاں جہاں سے گزرے گا یہاں کے منتخب نمائندوں کو، قبائلی عوامیں دین کو، سیاسی عوامیں دین کو اعتماد میں لینا چاہیے کیونکہ یہ چھوٹا سا منصوبہ نہیں ہے یہ ایک شہر سے نہیں گزرے گا یہ پورا north بلوچستان کو یہ اپنے لپیٹ میں لے لیگا۔ اور ہر ڈسٹرکٹ سے یہ گزرے گا تو ظاہر بات ہے کہ یہ وہاں کے لوگوں کی زمینداریوں سے گزرے گا۔ لوگوں کی باغات سے گزرے گا۔ مجھے تو امید ہے کہ یہ منصوبہ جب mature ہو گا تو یہ وہاں کے نمائندے اور وہاں کے notable اور سیاسی عوامیں دین کو اعتماد میں لے لیں گے لیکن وقت آنے سے پہلے تو یہ جس طرح قرارداد آگئی، یہ یقیناً بھی سے ان لوگوں کو بتانا چاہیے کہ وہ وہاں کے جو نمائندے ہیں اور قبائلی اور سیاسی عوامیں ہیں ان کے اعتماد میں لئے بغیر وہاں پر کام شروع نہ کی جائے، کیونکہ یہ ایک شہر سے تو نہیں گزرے گا یہ تو تقریباً تین چار یا پانچ ڈسٹرکٹ سے گزرے گا یہ آدھے صوبے سے گزرے گا۔ ویسے یہ بے انصافی بھی ہے کہ ہمارے گھروں کے سامنے سے یہ پائپ لائن گزرے گی لیکن ہمارے علاقے کے وہاں کے لوگ محروم ہوں۔ تو میرے خیال میں یہ سراسر زیادتی ہوگی، نا انصافی ہوگی۔ ہونا تو نہیں چاہیے لیکن یہ ہے جو بھی اس منصوبے پر کام کریگا، اور جو کام شروع ہو گا اس سے پہلے ہماری اسمبلی کے جس طرح ممبروں نے کہا کہ اس آج قرارداد سے نہیں اس پر تقریباً ہم سب ایک ہونا چاہیے، اور ایک آواز ہو کے یہ ہم مرکزی حکومت کو ایک پیغام دینا چاہیے کہ اس معاملے پر بلکہ پورے اس اسمبلی میں آکر کے ہمیں کوئی بریفنگ دی جائے تو میرے خیال میں ایسی کوئی معنی خیز بات ہوگی اسمبلی جو ہمارے صوبے کی جو ایوان ہے اس کو اعتماد میں لیا جائے یہ اگر نہیں ہو سکے تو کم از کم وہاں کے جو منتخب نمائندے ہیں اور قبائلی عوامیں ہیں اور سیاسی لوگ ہیں تو ان کے اعتماد میں لئے بغیر وہاں سے گزنا ویسے ممکن بھی نہیں ہے کیونکہ قبائلی علاقے ہیں وہاں مشکلات بہت ہو گے اور وہاں لوگوں کی اپنی جائیداد سے گزرے گا اور ان کی باغات نقصاندہ ہو گے اور ظاہر بات ہے بہت سے لوگوں کو نقصانات اٹھانے پڑیں گے۔ تو یہ قرارداد جو پیش کی ہے ساتھی نے میں تو اپنی طرف سے ان کی کمیں حمایت کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ امید کرتا ہوں جو بھی دوست اس پر بولنا چاہتا ہے اور مزید بھی اس بات کو یہاں تک

نہ چھوڑیں اور مزید بھی اس پر جب بھی ہم اسمبلی میں مزید اگر جانا چاہیے ہماری یہاں سے کوئی نمائنداؤ فاقی حکومت سے ہماری سی ایم صاحب کو ہم سارے ایک ہو کے اُس کو بتادیں گے کہ ایک delegation بنا کے مرکز کے پاس بھیجا جائے اور مرکزی حکومت سے بات کی جائے اور پیٹرو لیم منٹری سے بات کی جائے کہ وہ ہماری یہاں کے north بلوچستان کے اس belt کے ہمارے نمائندوں کی، ہمارے قبائلی و سیاسی شخصیات کی، سیاسی پارٹیوں کی ایک گلہ ہے اور ایک شکوہ ہے تو ایسے نہیں ہونا چاہیے۔ میرے خیال میں ایسا ہو گا بھی نہیں تو اس پر میں اپنے اس ساتھی کی مکمل حمایت کا اعلان کرتا ہوں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ۔ جی ملک نصیر احمد صاحب۔

**ملک نصیر احمد شاہواني:** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب! آج کی اس قرارداد کو جس طرح نصراللہ زیرے نے پیش کیا ہے، میرے خیال میں یہ ایک بہت بڑا منصوبہ ہے۔ اور پھر یہ بلوچستان میں جب داخل ہو گا ترکمانستان اور افغانستان سے ہوتے ہوئے، جس طرح انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے 55 ایسے گاؤں ہیں جو اس کے زیر اثر آئیں گے اور متاثر بھی ہوں گے۔ جناب اسپیکر! جس طرح 1953ء میں بلوچستان سوئی کے مقام سے جو گیس نکلا۔ اور ملک کے مختلف علاقوں میں ہوتے ہوئے میرے خیال میں یہ 1985 یا 1983ء میں کوئی میں کوئی نہیں کیا تھا کہ اس کے بعد کوئی شہر اور اب آج کل کوئی کے گرد دونوں اح میں جو ہیں بہت سارے علاقے اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اور اس کے علاوہ جناب اسپیکر صاحب!

ہمارے کچھ دیگر اضلاع بلوچستان کے اس گیس سے جو آج میرے خیال میں اس طرح کہا جا رہا ہے کہ شاید کچھ عرصے کے لئے اس گیس میں بہت تیزی سے کمی آ رہی ہے، صرف بلوچستان کے چار یا پانچ اضلاع اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ کوئی کے بعد پیش کیا جائے اور مستونگ پھر قلات اور زیارت، قلعہ عبداللہ کی طرف یہ جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ بلوچستان میں حتی بھی گیس استعمال ہوتی ہے، وہ ایل پی جی گیس میرے خیال میں وہ بھی کچھ اضلاع ہیں جس طرح ہمارے نوٹکی ہے، یا پنجگور کے کچھ علاقوں میں اور یہ گزشتہ دنوں جب وزیر پیٹرو لیم یہاں پر آیا تھا تو ہمارے پارٹی کے ایک وفد نے اُن سے ملاقات کی اور ہم نے کہا کہ اگر بلوچستان کے دیگر اضلاع میں سوئی گیس یا اس کا خرچ زیادہ ہے پہنچانے کیلئے تواب اُن کو ایل پی جی گیس فراہم کیا جائے، وہاں کوئی پلانٹ لگایا جائے۔ یہ ایک اچھی opportunity ہے جب اتنی بڑی line بلوچستان سے گزر کر

پنجاب کی طرف جا رہی ہے وہ بھی ہمارے بھائی ہیں، ان کو ملنی چاہیے لیکن ان سے مسلک جن علاقوں کی نصر اللہ خان زیرے نے نشاندہی کی ہے پشین ہے، لورالائی ہے، موئی خیل ہے تو اس کی دائرہ کار کو بڑھاتے ہوئے اس کو آپ چونکہ جب ہماری گیس دشوار گزار پہاڑیوں سے ہو کر یہاں سے پنڈی اور مری تک جاسکتی ہے تو پھر یہ گیس ایک ہموار زمین سے ہوتی ہے پنگلور بھی پہنچ سکتی ہے اور یہ نوشکی اور دلبندین تک بھی جاسکتی ہے، اسلئے ہم چاہتے ہیں کہ یہ ایک بہت بڑا منصوبہ ہے اور 156 نجی کا ایک پائپ لائن ہے تو ان علاقوں کو بھی اُس سے لٹک کیا جائے اور یہ علاقے بھی مستفید ہو۔ اور جس طرح میرے دوستوں نے فرمایا کہ ہماری جو ماحولیات کا مسئلہ ہے بڑی تیزی سے ہم درخت نکال رہے ہیں کیونکہ ہمارے لوگ بھی غریب ہیں، پہاڑوں میں جتنی جڑی بوٹیاں ہیں وہ بھی ہم ختم کر رہے ہیں اور بلوچستان کے اندر کوئی اتنا بڑا جنگل نہیں ہے۔ لوگ بھی غریب ہیں اور آج 5 سو یا 6 سوروپے میں ایک من وہ لکڑی خرید رہے ہیں، اور پھر جو zone ہے، یہ علاقہ ہے، اس کا اکثر علاقے سردیوں میں 4 یا 5 مہینے کے زد میں آتے ہیں نا صرف ان کو کھانا پکانے کیلئے اور روٹی وغیرہ کیلئے لکڑی کی ضرورت ہوتی ہے، بلکہ یہاں سردیوں کے دنوں میں جو ایندھن یا سردیوں کا جو انتظامات ہیں اُس کے لئے ہمیں لکڑی کی بھی ضرورت ہوتی ہے، گیس کی بھی ضرورت ہوتی ہے، تو ہم اس قرارداد کی حمایت کرتے ہیں اس تبدیلی کے ساتھ کہ پشین، زیارت، لورالائی اور موئی خیل کے ساتھ ساتھ اس میں کوئی کے جو علاقے رہ رہے ہیں اُس میں مستونگ، قلات اس طرح پنگلور اور نوشکی اور دلبندین کے جو قریب علاقے ہیں ان کو بھی اس سے link کیا جائے۔ بہت مہربانی۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی شکریہ۔ تو اس قرارداد کو مشترک طور پر؟ آیا قرارداد نمبر 53 منظور کی جائے؟ آیا مشترک کے قرارداد نمبر 53 ترمیم کے ساتھ منظور کی جائے؟ قرارداد نمبر 53 منظور ہوئی۔ اس کا پھر آپ لوگ جو ہیں مل بیٹھ کر ایک draft بناؤ کر دیں۔

**محترمہ شکلیل نوید قادری:** اور زینت شاہوانی صاحبہ میں سے کوئی ایک محرك اپنی مشترک کے قرارداد نمبر 64 پیش کریں۔

**محترمہ شکلیل نوید قادری:** کچھ دن قبل صوبائی حکومت کوئی میں عورتوں اور بچوں پر چارافرادی جانب سے تیزاب پھینکا گیا، جس کے نتیجے میں دونوں تین اور بچہ جلس کر زخمی ہوئے، اس سے قبل کوئی کوئی شہر میں تیزاب گردی کے واقعات رومنا ہوئے ہیں جس کی وجہ سے بالخصوص کوئی شہر کے خواتین اور بچوں میں خوف و ہراس پایا جاتا ہے لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ تیزاب گردی کے واقعات میں ملوث ملزم ان کو گرفتار کر کے کیفر کر دار

تک پہنچائے تیزاب کی کھلے آپ فروخت پر بھی فوری طور پر پابندی عائد کی جائے تاکہ مستقبل میں اس طرح کے واقعات رہنمہ نا ہوں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی قرارداد نمبر 64 پیش ہوئی۔ admissibility کی وضاحت فرمائیں۔

**محترمہ شکلیل نوید نور قادری:** جناب اسپیکر! یہ واقعہ تقریباً دو ماہ ہو گئے ہیں اس سے پہلے بھی ہم نے دیا تھا اور آج بھی میرے خیال میں صورتحال وہی ہے کہ ہمارے جو ہے ناضیاء اللہ لانگو صاحب نہیں ہے کہ اس پر ہم اُن سے بات کرتے تیکن یہ ہے کہ اس پر آج ہم نے اس قرارداد کو پیش کرنا ہے کیونکہ جتنا ہم دیر کریں گے ایسے واقعات روز بروز رو نہیں ہوں گے۔ جیسا کہ اسی پورے سال میں اگر آپ BMC کا ریکارڈ بھی چیک کر لیں کوئی چھ سے سات واقعات acid throwing کے ہیں وہ اُنکے پاس ہیں on the record ہے لیکن FIR جو ہے ناہبہت کم کی کلثی ہیں اور سب سے زیادہ affectees ہیں وہ خواتین اور بچے ہیں تو پہلے بھی ریلوے ہاؤس گن سوسائٹی میں ہی ایک ایسا واقعہ ہوا جس میں ماں اور بیٹی پر تیزاب پھینکا گیا اُس کے بعد ایک اور واقعہ ہوا شاید وہ یہ ہے کہ با اثر و سوک تو وہ اپنے FIR بھی نہیں کٹواتے، انہوں نے باتِ دبادی اُسکے بعد دوبارہ ایک جو ہے یہ واقعہ ہوا کہ ایک گھر میں جا کر چار لوگوں نے خواتین اور بچوں پر acid پھینکا جس کی وجہ سے یہ بری طرح سے جلس گئے ہیں، جناب اسپیکر! اگر دیکھا جائے تو ایک ہوتا ہے قتل کہ آپ کو قتل کر دیا جاتا ہے میں کہتی ہوں جس طرح ان پر acid پھینکا جاتا ہے اور جس طرح سے یہ ازیت سے ساری زندگی گزارتے ہیں اُنکے چہرے جلس جاتے ہیں اُنکے body parts جلس جاتے ہیں جن میں بچیاں اور خواتین affective ہیں تو وہ ساری زندگی مرتی رہتی ہیں ایک ہوتا ہے ایک دن کا مرننا اور ایک ہوتا ہے روز کا مرننا، تو یہ attempt to murder ہے اسکو اتنے serious کیوں نہیں لیا جاتا پچھلے اتنے ادوار میں مسلسل یہ واقعات رو نہ ہوئے ہیں 15 سے 20 خواتین آپ کے acid throwing کے واقعات اسی ایک سال میں data نہیں دیتے بعض لوگ اپنے خاندان کی وجہ سے اُس کو FIR نہیں رجسٹر کرواتے کیوں کہ خواتین اور بچیوں کا جہاں معاملہ آتا ہے تو اس system کو ہم، یا تو پھر FIR نہیں کٹواتے یا جس نے یہ حرکت کی ہے اگر پولیس اُس کو پڑ بھی لیں تو پھر اُس کے بعد اُنکا کوئی patch up کرنے کا راستہ نکلا جاتا ہے لیکن ایک گناہ جو سرزد کرتا ہے بنده جب تک ہم اُس کو کیفر کردار تک پہنچائیں گے تو اس طرح کے واقعات ہمیشہ رو نہ ہوتے رہیں گے کیونکہ ہمارے ہاں سزا اور جزا کا system بہت کمزور ہے جب تک آپ قصور وار کو سزا نہیں سنائیں گے because this is attempt to murder ہے میں نے جیسے پہلے کہا کہ ایک مرننا ہوتا ہے ایک دن کا ایک مرننا ہوتا ہر دن کا مرننا، نا یہ اپنے چہرے دیکھ سکتے ہیں نا ہماری یہاں وہ facilities ہے کہ انکی باقاعدہ

کی جائے treatment کیا جاتا ہے اسکے زخموں کو دوایاں لگائی جاتی ہیں اسکے بعد یہ غریب لوگ ہمیشہ surgery کیلئے بھی محتاج ہو جاتے ہیں، کچھ لوگ یا کچھ donors اگر afford کر سکتے ہیں تو انکو کراچی یا لاہور surgeries کیلئے بھی جو affectees اس سے وہ ساری زندگی کیلئے وہ داغ اپنے چہرے پر اپنے جسم پر لیکر پھرتی ہیں جو اس کے نہایت اذیتاں کے action کیا جائے ہمارے تو انہیں میں ہے جو چیزیں جان لیواہ ہو انکو آپ سر عام فروخت نہیں کر سکتے۔ acid اُن میں ایسی چیز ہے جس پر already پابندی ہے کہ جس کو آپ سر عام فروخت نہیں کر سکتے لہذا یہ کون سے لوگ ہیں جو acid throwing کے جو، آپ جا کے acid لے کے اُن چہروں پر پھینک دیتے ہیں ریلوے ہاؤسنگ سوسائٹی میں یہی واقع ہوا ایک غریب پنجی اور ماں جو tuition پڑھاتے تھے ایک گھرانے میں اور وہاں جا کے اُن پر acid پھینکا گیا مجرمان پکڑے گئے آج تک کبھی انکو سزا نہیں ملی اور اس acid throwing کی جتنے بھی واقعات ہیں پچھلے ادوار کے آپ جتنے بھی اٹھا لیں اس میں سب سے زیادہ affectees جو ہیں وہ خواتین اور بچیاں ہیں تو لہذا اس ایوان سے میرے گزارش ہے کہ چاہے اس جرم میں جو لوگ ملوث ہیں اسکے خلاف سختی سے action لیا جائے اس میں ہمارے جو security ادارے ہیں وہ اپنا کردار ادا کریں جو already acid پر پابندی عائد ہے کہ آپ اسکو کھلے عام پیچ نہیں سکتے اُن لوگوں کے خلاف بھی action لیا جائے کہ وہ اس طرح کیسے بیچتے ہیں تاکہ ایک ریکارڈ ہو، اگر کوئی لینے آتا ہے اپنی بیٹری کے بھانے، کسی بھی بھانے آپ سے لینے آتا ہے کسی لیبارٹری کے لئے اُنکے شناختی کارڈ لیکر رکھ لئے جائیں تاکہ legalize ہوکل کا دن یہ تو پتہ ہو کہ مجرم کون ہے اور patch-up کا میرا نہیں خیال کر کوئی راستہ نہیں نکالنا چاہیے جب تک ہم سزا اور جزا کی طرف نہیں جائیں گے تو اسی طرح ہمارے بلوچستان کا پورے پاکستان میں بچیاں اور خواتین اس چیز سے متاثر ہوتی رہیں گی، تو اس ایوان سے میری request ہے کہ ایک قرارداد ہے اس کی آپ لوگ ہمایت کریں کیونکہ یہ ایک خاص گروہ کا نہیں یہ پورے بلوچستان کا پورے پاکستان کا بلکہ ایسا issue ہے کہ اگر آج ہم اس پر چھپ رہیں تو میرا خیال ہم بھی اس میں گناہ گارثابت ہوں گے thank you۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی شکریہ میڈم۔ جی زیرے صاحب مختصر آبات کریں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** شکریہ جناب اسپیکر! جس طرح محترمہ نے قرارداد پیش کی میں اس قرارداد کی بھرپور تائید اور حمایت کرتا ہوں، یقیناً بالخصوص خواتین کے خلاف بچوں کے خلاف اس قسم کے واقعات سرزد ہوتے ہیں اور پھر تیزاب کا استعمال کیا جاتا ہے جس طرح کہا گیا کہ جب کسی خاتون کسی پنجی کے اوپر تیزاب پھینکا جاتا ہے تو

وہ تمام زندگی کیلئے وہ بیچاری معدود رہ جاتی ہے لیکن قوانین اتنے سخت نہیں ہیں کہ جو لوگ، جن لوگوں کے ہاتھوں اس قسم کے ظالمانہ واقعات ہوتے ہیں وہ سزا تک نہیں پہنچ پاتے جس کی وجہ سے باقی لوگوں میں بھی پھر وہ دل شکنی انکی نہیں ہوتی وہ دوبارہ اس قسم کی ہر کرت کرتے ہیں۔ تو ہمارے جو یہ واقعات ہوئے ہیں پچھلے دو ماہ میں اُس کا کیا progress ہوئی ہے؟ منشی صاحب یہاں نہیں ہے وزیر اعظم صاحب وہ بتاتے کہ اُنکی گرفتاری ہوئی ہے نہیں ہوئی ہے اُنکا کیس کہا گیا ہے چالان مکمل ہوا ہے نہیں ہوا ہے investigation میں کیا ہے؟ وہ تفصیلات تو ہوم ڈیپارٹمنٹ ہی بتا سکے گا، بہر حال جو قرارداد میں ہے وہ بالکل صحیح ہے ان واقعات کی روک تھام کیلئے موثر طور پر قانونی کارروائی ہونی چاہیے اس قسم کے قوانین بننے چاہئیں تاکہ کسی کو بھی یہ جرأت نا ہو وہ آئندہ اس قسم کے واقعات کریں تو میں ان قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور تمام ہاؤس سے گزارش کرتا ہوں کہ اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔ شکریہ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی شکریہ۔ جی میدم۔

**محترمہ زینت شاہوی:** شکریہ جناب اسپیکر! عورتوں پر ہونے والے تشدد میں سب سے اذیت ناک ہے وہ تیزاب گردی ہے اس سے ناصرف ایک عورت کا جسم گھائل ہو جاتا ہے بلکہ، ناصرف جسم اُس کا چہرہ گھائل ہو جاتا ہے، اُس کی روح بھی اُس میں گھائل ہو جاتی ہے یہ اس کا بخوبی اندازہ وہ لوگ لگاسکتے ہیں جو اس عمل سے گزرے ہوں۔ اللہ کریں کہ ہمارے معاشرے میں عورت کو وہ مقام اور عزت ملے جو اسے دین اسلام نے دی ہے، بعض لوگ اپنی ذاتی دشمنی اور حسد کے بناء پر خواتین اور بچوں پر تیزاب پھیلک دیتے ہیں، بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بعض خواتین اپنے شوہروں کے ہاتھوں بھی تیزاب گردی کا شکار ہوتی ہیں پھر وہ اپنے بچوں کے خاطر اپنے شوہروں کو معاف کر دیتی ہیں۔ ابھی دیکھا جائے تو بعض cases ایسے ہیں جو رپورٹ ہی نہیں ہوتے ہیں اگر بعض cases رپورٹ نہیں ہو گی تو اُنکی دادرسائی کیسے ہوگی، اور انہیں انصاف کیسے ملے گا؟ پاکستان میں اگر دیکھا جائے تو بعض ایسے cases ہیں جن کی ابھی تک start hearing ہی start survey کے مطابق 96% تیزاب گردی کے جو واقعات ہیں اُنکا فیصلہ نہیں ہوا ہے عدالتوں سے، ناصرف پاکستان میں ایسے واقعات ہوتے ہیں بلکہ باہر کے ملکوں میں بھی ہوتے ہیں 2017 میں لندن میں ایسے کئی تیزاب گردی کے واقعات ہوئے ہیں، خواتین کے ساتھ ایسے واقعات چاہیے کسی بھی شہر اور کسی بھی ملک میں ہو تو اُنکی نہادت ہے وہ لازمی ہے جیسے اس تحریک میں جو خواتین پر سریا ب میں تیزاب گردی ہوئی اُس میں خواتین اور بچے جلس کئے تھے میں، ہمارے جمیعت کے ساتھی خواتین اور گورنمنٹ کے ہم لوگ گئے treatment hospital میں اُنکی صحیح بھی نہیں ہو رہی

تحمی دیکھ بھال بھی نہیں ہو رہی تھی، ڈاکٹر زبھی موجود نہیں تھے اور جو انکے مجرم تھے وہ فرار ہو گئے تھے اور آج تک گرفتار نہیں ہوئے اس قسم کے، تو اس قسم کے حالات میں آیا وہ کون سے عوامل ہیں کیا وہ ہے اس قسم کے واردات آئے روز واقعات روپا ہو رہے ہیں اُس کی سب سے بڑی وجہ ہے کہ acid کی جو کھلے عام، اس خطرناک acid کی کھلے عام خرید و فروخت ہے تو گونمنشیں کامیاب کیوں نہیں ہوتی کیوں کہ یہاں قانون کی حکمرانی نہیں ہے لوگ جرم کرتے ہیں فرار ہو جاتے ہیں وہ گرفتار نہیں ہوتے انہیں سزا کیسی ملتی ہیں تو اس کیلئے ضروری ہے کہ اس کیلئے قانون سازی ہونی چاہیے۔ تیزاب گردی کیلئے تو نئے laws میں سخت قوانین موجود ہے لیکن اس کے خرید و فروخت کیلئے کوئی قانون نہیں ہے موجود، تو ہمیں سب کوں کراس کیلئے سخت قوانین بنانے چاہیے تاکہ اس کی آسانی سے اس خطرناک acid کو لوگ خریدنا سکے اور اپنے مجرمانہ فعل میں استعمال نا کر سکے۔ شکریہ۔۔۔

میر اسد اللہ بلوچ (وزیر سماجی بہبود) : جناب اسپیکر صاحب! ایسے post میں سو شکل ویفیسر کا میں منظر ہوں، اس کا چیزیں میں بھی ہوں جہاں تک ہمارے معاشرے میں تیزاب گردی کا تعلق ہے یہاں لوگوں کی ذہنیت جو ہے معاشرے میں تغیرت ہم کر رہے ہیں ہم اُس میں کامیاب نہیں ہوئے، کسی کی زندگی کو ہمیشہ کیلئے اذیت ناک انداز میں، تو یہ سمجھئے کہ اگر اُس کی اپنی فیملی کے ساتھ اگر ایسا کوئی واقعہ پیش آئے کتنی اُسکو تکلیف پہنچتی ہے۔ ہم ایک ایسے معاشرے میں رہ رہے ہیں ہمارے معاشرے میں کبھی ایسی تیزاب کے ایسے کوئی واقعات نہیں ہوئے تھے ہم نے wrongly یہ دوسرے صوبوں سے، باقی دُنیا سے، TV دیکھ کے ہم نے WhatsApp دیکھ کے ہم نے رنگ لئے، تو ہم سمجھتے ہیں کہ یہاں ایسے سخت سے سخت قانون چاہیے ہمارے قبائلی قانون اس کی اجازت نہیں دیتے ہیں انسانیت کے حوالے سے بھی دیکھئے، ملک کے قانون بھی بنے ہوئے ہیں تو یہ عورتوں کے چہروں پر تیزاب پھینکنا کسی مرد نے مرد کے اوپر نہیں پھینکنا، ہمیشہ اس کی زد میں عورت آتی ہیں۔ ہماری جو mind-set ہے اتنی کمزور ہو چکی ہے کہ یہ ہماری ماں دُنیا کو چلانے والی ہے، اس نے دُنیا کو جنم دی ہے، ہر عورت ایک ماں کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہم ان کو کیا سمجھ رہے ہیں اور کیا تاثر دے رہے ہیں، کیا message دے رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر بلوچستان میں ساری پوٹیکل پارٹی اس چیز پر اپنی سنٹرل کمیٹی میں بھی یہ رکھیں۔ سارے قبائلی لوگ جتنے بھی ہمارے ہیں وہ اپنی قبائلی معاشرے کی تغیرت کی خاطر بہتر سے بہتر اس ماحول کو بھی discuss کریں۔ معاشرے تغیر نہیں ہو رہی ہے۔ ہم اس معاشرے میں روزانہ کتنے لوگوں کی کس sense میں تربیت ہو رہی ہیں۔ روزانہ یہاں منشیات فروش پیدا ہو رہے ہیں، روزانہ یہاں قاتل پیدا ہو رہے ہیں، روزانہ تیزاب کے جو ہیر و یہاں پیدا ہو رہے ہیں کسی کے شکل کو بکاڑنے کے لیے۔ اس معاشرے کو اچھے ڈاکٹر

کی ضرورت ہے، ادیب کی ضرورت ہے، انجینئر کی ضرورت ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ مشرکہ ہیں پچھا لیکی چیزیں ہیں جو قدریں مشترکہ ہوتی ہے۔ ان کو مضبوطی سے ختم کرنے کے لیے ساری پلٹیکل پارٹیا یک ہو کے ان کی ہم نہ مت کرتے ہیں۔ میں اپنی پارٹی کی جانب سے اس کی سخت نہ مت کرتا ہوں۔ عورتوں کو اس مقام پر لے جائیں، ہم جہاں سے وہ دنیا کو دیکھیں اور اس مظلوم صوبے کے لیے وہ لڑیں۔ یہاں تو کسی کو اجازت ہی نہیں ہے اگر کسی عورت نے اپنے دل کی بات کی، اپنے حق کی بات کی تو دوسرے مرد اٹھا کے اُس کے چہرے پر تیزاب پھینکے کہ آپ کو کوئی زندگی کا حق نہیں ہے۔ تو اگر ایسے دو، چار بندوں کو عمر بھر کے لیے سزا ہونی چاہیے ان کے جانیدادیں ضبط ہونی چاہیے۔ تو آخر میں ایسا کوئی واقع نہیں ہو گا۔ میں نے ابھی تک نہیں سنائے لوگوں کی تو زندگی بتاہ ہوئی اُس غریب سے کوئی شادی بھی نہیں کرے گا۔ اُس کا چہرہ بھی چلا گیا۔ لیکن دوسرے بندے جس نے اس کے چہرے پر تیزاب پھینکا وہ جا کے کل شادی بھی کرے گی اپنی زندگی بھی گزاریگا اُس کو مثال بنارہا ہے مثال تو ان لوگوں میں ہیں جو معاشرے جو civilized ہیں ان میں تو ان لوگوں کو ایسے وقت کے حالات اور تقاضوں میں عبرتاک بنیاد پر ان کو پیش کیا جاتا ہے تاکہ آئندہ کے لیے مجرم جرم نہ کرسکیں۔ مجرم اگر اس طریقے سے اس معاشرے میں آزاد ہو تو ہم یہی سمجھتے ہیں روزانہ قراردادیں ہوتی ہیں مشترکہ اس کی مخالفت کریں۔ ہم اپنی اسکول، کالجوں میں معاشرے کی ہر علاقے میں، ہرگلی میں، ہر محلے میں۔ اصولی طور پر میں اس کو support کرتا ہوں اپنی پارٹی کی جانب سے۔ thank you جناب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔ جی میدم۔

محترمہ ماہ جمیں شیران (پارلیمانی سیکرٹری قانون و پارلیمانی امور): جی یہ جو قرارداد ہے acid throwing میں اس کی حمایت کرتی ہوں۔ کیوں کہ جیسے باقیوں نے کہا کہ ایک مطلب۔  
(خاموشی۔ اذان عشا)

پارلیمانی سیکرٹری قانون و پارلیمانی امور: جیسا کہ باقیوں نے کہا میں بھی یہی کہتی ہوں کہ جو کسی کے اوپر تیزاب پھینکنا اور خاص طور پر خواتین کے اوپر مطلب لوگ کیا سمجھتے ہیں کہ یہ کون سی مرد الگی ہے کہ آپ کسی خاتون کو جب وہ آپ کی کسی بات پر انکار کر دے یا کوئی اپنا حق مانگے، یا اپنے دل کی بات کرے تو آپ سزا کی طور پر اس کا منہ بگاڑ دیں، اُس کا چہرہ بگاڑ دیں تو کون ہوتے ہیں آپ لوگ مطلب مرد لوگ جو کوئی اُس کا رشتہ دار ہے کوئی بھی ہے جو اُس کے اوپر تیزاب پھینک رہا ہے وہ کون ہوتا ہے اُس کو سزا دینے والے۔ اور دوسری یہ ہے کہ میں سمجھتی ہوں کہ یہ خواتین کی آواز کو دبانے کی اور ان کو ڈرانے کے لیے کہ ہم آپ کے ساتھ یہ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ایک مرد کے علاوہ کوئی

بھی خاتون آپ قصور ہی نہیں کر سکتے ہیں کہ وہ مطلب سوچ ہی نہیں سکتی ہے کہ وہ اس چہرے کے ساتھ زندگی بھرا س اذیت کے ساتھ کے لوگ پھر اُس کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے ہیں، سب لوگ اُس کو دیکھ کر ڈر جاتے ہیں۔ اُس شکل کے ساتھ وہ کس اذیت کے ساتھ کس دردناک زندگی وہ گزارتی ہے۔ تو ہم لوگ جیسے اسد بلوچ صاحب نے کہا ہم اس چیز سے واقف ہی نہیں تھے پہلے زمانے میں۔ مجھے یاد ہے ہم لوگ ایک مینگ میں تھے اس پر بات ہو رہی تھی تو ہم نے کہا کہ یہ ہمارے صوبے میں اس طرح کے کوئی واقعات نہیں ہوئے ہیں۔ تو اچھا یہ ہے کہ ہم اس کو discuss ہی نہیں کریں کہ یہ پھر لوگوں کو پہنچ لے جائے کہ اس طرح کی کوئی چیز ہے۔ لوگ لوگوں کے اوپر تیزاب پھیلتے ہیں یقین جانے ہم لوگ نہیں جانتے تھے پہلے۔ یہ کچھ عرصہ ہوا یہ شروع ہوا ہے تو ہم سب لوگ مل کر اس کی مذمت کریں اور اس کو روکنے کے لیے۔ اور جب قانون موجود ہے ساری چیزیں ہیں تو پھر وہ لوگ کیوں چھوٹ جاتے ہیں پہنچ نہیں کیا وجوہات ہیں کہ وہ لوگ کیوں رہا ہوتے ہیں کیوں ان کو سزا نہیں ملتی ہے۔ جب ان کے خاندان والے ان کو معاف بھی کر دیں تو میں صحیح ہوں کہ ان کو سزا ملنا چاہیے تھا کہ آئندہ کوئی کسی مظلوم خاتون کے ساتھ دوبارہ اس طرح کی کوئی حرکت نہ ہو۔ تو میں صحیح ہوں کہ ہم سب اس کو ایک مشترک قرارداد کی صورت میں اس ہاؤس سے پاس کروالیں۔ تو ہم سب اس کی مذمت کرتے ہیں اس طرح کے واقعات کی اور ان مجرموں کو جوان خواتین کے اوپر ان چھوٹے چھوٹے بچے جو بچے کا کیا قصور تھا کہ جب اُس کے آنکھ پر چہرے پر جب کے سر پر پھینکا گیا تھا وہ تیزاب تو اس کی ہم مذمت کرتے ہیں۔ اور مجرموں کو اور جوان کے اوپر یہ جوان طرح کی حرکت کرتے ہیں ان کوخت سے سخت سزا ہونی چاہیے۔ اور قرارداد مشترکہ پاس ہونی چاہیے۔ شکریہ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ۔ جی لانگ صاحب۔

**میر اختر حسین لانگو:** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اسپیکر! یا ایک انتہائی ایک اہم قرارداد ہے جو میری بہنوں نے آج اس اسمبلی میں لائی ہے۔ جناب والا! ہم جس خطے میں رہتے ہیں۔ جس خطے سے ہمارا تعلق ہے یہ اپنی روایات اپنی کلپنگ کے حوالے سے انتہائی ایک rich خطے ہے۔ اس خطے میں بنے والے تمام اقوام ان کی اپنی روایات ہیں۔ اور انتہائی positive اور مضبوط روایات کے حامل ایک خطے کے رہنے والے لوگ ہیں۔ ہم لوگ جناب والا! اس عمل کی اس تیزاب گردی کی جتنی بھی مذمت کی جائے میں سمجھتا ہوں کم ہے۔ کیوں کہ یہ مرض یہ ہمارے معاشرے کا نہیں ہے اس سے پہلے بھی ایک دو قراردادوں ہم نے کہا کہ کچھ برائیاں، کچھ بیماریاں، کچھ غلط چیزیں یہ جان بوجھ کے ہمارے معاشرے میں inject کی گئی ہے۔ اس طرح کی روایات جس طرح میری بہنوں نے کہا کہ اس خطے کی روایات، اس خطے کی رسم و رواج میں عورت ذات کو جو مقام حاصل ہے میں سمجھتا ہوں کہ شاید یہ برصغیر میں کسی اور

خطے میں وہ مقام ہماری ماوں اور بہنوں کو دیا جاتا۔ جناب والا! ہماری تواریخ اس خطے کی یہ رہی ہے کہ بڑی بڑی جنگوں کی درمیان بھی اگر خاتون آکے اپنا دوپٹہ بچا دے تو بڑے بڑے سور ماوں کو بڑی بڑی لشکروں کو بھی اُس دوپٹے کو پلاند نے کی جرات نہیں ہوئی انہوں نے احتراماً جاؤ اس دوپٹے کی عزت کی وجہ سے اپنی ماوں اور بہنوں کی عزت کی وجہ سے وہ لشکر پیچھے ہوئے ہیں لیکن کسی سور ماکو یہ جرات نہیں ہوئی ہے کہ وہ اُس دوپٹے کو پلاند کر آگے چلا جائے یہ ہماری روایات اس خطے کی رہی ہے۔ یہ کچھ چیزیں کچھ براہیاں ہماری خطے میں دانستہ طور پر یا غیر دانستہ طور پر یہ import ہو کے آگئی ہیں۔ یہ اس ہمارے خطے میں inject کی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہم سب کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ تمام براہیاں جن کا ہماری رسم و رواج کے ساتھ، جن کا ہمارے معاشرے کے ساتھ کوئی دور کا واسطہ نہیں اُنکی روک تھام کے لیے ہم اس ہاؤس میں بیٹھ کے اس طرح قانون سازی کرنی چاہیے۔ اس طرح کی سخت سزا ہوں کا تعین کیا جائے تاکہ کسی میں یہ جرات نہ ہو کہ کل وہ ہماری ماوں اور بہنوں کی طرف آکنگی بھی اُٹھا کر دیکھے، یہ تیزاب گردی تو بہت دور کی بات ہے۔ تو انہی الفاظ کے ساتھ میری ٹریڈری پنجز کے ساتھیوں کے ساتھ بھی اُن سے بھی میری یہ گزارش ہے کہ آکر ہم مشترک طور پر اس ہاؤس میں قانون سازی کرے اور قانونی تقاضوں کو پورا کریں جن کی میری بہنیں شکایات کر رہی ہیں بہت سارے خامیاں ہمارے قانون میں ابھی بھی موجود ہیں جس کی وجہ سے اس طرح کے مجرم وہ بڑی آسانی سے جو ہے وہ فتح کے نکل جاتے ہیں۔ ہمیں اُن تمام کمزوریوں کا، ہمیں اُن تمام خامیوں کا ادراک کرتے ہوئے اُن کو دور کر کے اور ہمیں اس پر باقاعدہ ایک قانون سازی کرنی چاہیے تاکہ اس طرح کے واقعات کا ہم روک تھام کر سکیں۔ جہاں تک میری بہنوں کی ایک شکایت سے مجھے ضرور احتلاف ہو گا کہ ہمارے معاشرے میں عورت کی عزت اور عورت کی مقام کا میرے خیال سے اگر میں غلط نہیں ہوں ملک صاحب والے ہمارے بزرگ بیٹھے ہوئے ہیں عمر میں ہم سے کافی بڑے ہیں اس دصاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہماری روایات چاہے وہ بلوج ہو، پشتون ہو، ہزارہ قوم کے ہمارے ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں اس خطے کی یہ خاصیت رہی ہے اور ہر جگہ ہم نے اس پر ہمیشہ فخر بھی کیا ہے کہ جو مقام جو عزت جو احترام شرعاً، اسلامی قوانین، اسلامی روایات کے تحت ایک عورت کو ہونی چاہیے تھی ہمارے اس خطے میں رہنے والے لوگوں کے دلوں میں اُن کی ذہنوں میں، اُن کی روایات میں، اُن کی رسم و رواج میں، اُن کی کلچر میں، اُن کی معاشرے میں، اُن تمام اقدار کی پاسداری کرتے ہوئے وہ مقام جو اسلام نے عورت کو دیا تھا وہ ہمارے معاشرے میں اُس سے بڑکر عورت کو عزت ہے اُس سے کمی نہیں ہے۔ تو لہذا اپنی ماوں اور بہنوں کی اُس عزت کی خاطر ہمیں صرف نہ صرف اس قرارداد کو منظور کرنا چاہیے بلکہ ہمیں وہ step بھی اُٹھانے چاہیے جن سے اس طرح کے واقعات کی روک تھام ہوں۔ بہت

شکر یہ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی شکر یہ۔ آیا مشترکہ قرارداد نمبر 64 منظور کی جائے؟ قرارداد نمبر 64 مشترکہ طور پر منظور ہوئی ہے۔

**ایوان کی کارروائی:** مجلس قائدہ کی ہیئت سے متعلق ترمیمی نوٹس۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور، ذیل مجلس قائدہ کی ہیئت سے متعلق ترمیمی تحریک پیش کریں۔

**محترمہ ماہ جبین شیران (پارلیمانی سیکرٹری قانون و پارلیمانی امور):** میں ماہ جبین شیران وزیر قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے ذیل مجلس قائدہ کی ہیئت سے متعلق ترمیمی تحریک پیش کرتی ہوں کہ میراسد اللہ بلوچ کو جناب دیش کمار کی جگہ مجلس قائدہ برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی، میں الصوبائی رابطہ قانون و پارلیمانی امور، پراسکیوشن انسانی حقوق یادگیر کوئی محکمہ جس کا ذکر نہ کیا گیا کارکن منتخب کیا جائے نیز جناب دیش کمار کو میراسد اللہ بلوچ کی جگہ مجلس برائے قواعد و انضباط کا رو استحقاقات کی ممبر منتخب کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ میراسد اللہ بلوچ کو جناب دیش کمار کی جگہ مجلس قائدہ برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی میں الصوبائی رابطہ قانون و پارلیمانی امور پراسکیوشن انسانی حقوق یادگیر کوئی محکمہ جس کا ذکر نہ کیا گیا، کارکن منتخب کیا جاتا ہے۔ نیز جناب دیش کمار کو میراسد اللہ بلوچ کی جگہ مجلس برائے قواعد و انضباط کا رو استحقاقات کی ممبر منتخب کیا جاتا ہے۔ اب اسمبلی کا اجلاس بروز ہفتہ مورخہ 12 اکتوبر 2019ء بوقت تین بجے سہ پہر تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس رات 08:00 بجے اختتام پذیر ہوا)

